

جموں و کشمیر کلچرل اکادمی کا خبر نامہ

اکادمی

جلد: 14 (اپریل/مئی/جون 2007ء) شمارہ: 1



نگراں ڈاکٹر رفیق مسعودی
مجلس ادارت ظفر اقبال منہاس / ڈاکٹر شفق سوپوری



اداریہ

آرنلڈ نے کلچر کی تعریف میں لکھا ہے کہ کلچر کے معنی وہ بہترین چیزیں ہیں جو دُنیا میں جانی اور بیان کی گئی ہیں۔اس طرح سے کلچر کے وسیلے سے انسانی روح کی تاریخ سے آگہی حاصل ہوتی ہے۔ان معنوں میں اگر کلچر پر غور کریں تو یہ پوری انسانی تاریخ کے استعارے کے طور پر انسانی معاشرے کی تصویر پیش کرتا ہے۔دنیا میں اجتماعی تہذیب اور کلچر ہونے کے ساتھ ساتھ ہر قوم کا اپنا ایک کلچر ہوتا ہے، اپنی ایک تہذیب ہوتی ہے۔گلوبلیزیشن کے اس دور میں معاشرے کے دوسرے شعبوں کے علاوہ ثقافتی تبادلے پر سخت زور دیا جاتا ہے۔دراصل یہ وقت کی اہم ضرورت ہے کیونکہ مختلف معاشروں کے مابین سماجی، اقتصادی اور دیگر رشتے تب تک استوار نہیں ہوسکتے جب تک کہ ثقافتی تفاعل کی بنیادوں کو مستحکم نہ کیا جائے۔

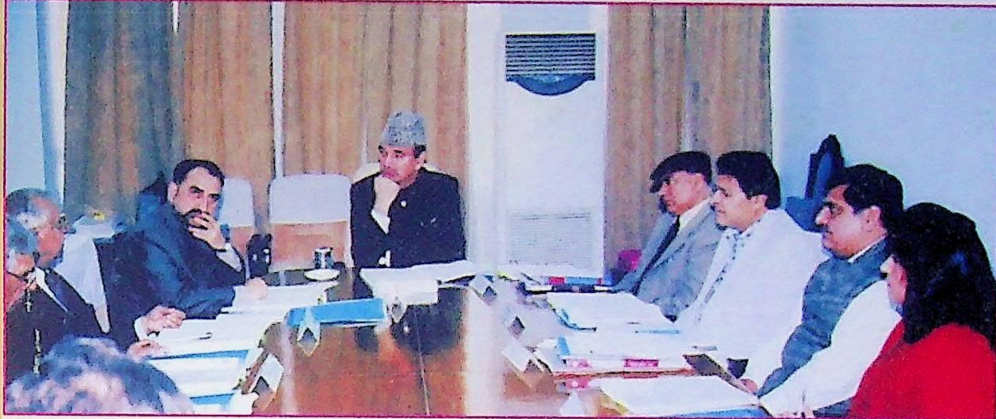
گذشتہ کئی ماہ سے ریاستی کلچرل اکیڈیمی نے ملک کے مختلف خطوں میں اپنے فنکار بھیج کر اور وہاں کے فنکاروں کو مدعو کر کے اس سمت میں پیش رفت کی ہے۔تمدنی سرگرمیاں ہر قوم اور ہر معاشرے میں تدریجی اور ارتقائی ہوتی ہیں، ان تمدنی سرگرمیوں میں فنون لطیفہ کے علاوہ معاشرے میں رہنے والے افراد کی اجتماعی سوچ اور شعور سب شامل ہوتا ہے۔جب یہ سرگرمیاں تھم جاتی ہیں تو ثقافتی ورثہ انجماد کا شکار ہو کر تنزل کے دہانے پر پہنچ جاتا ہے۔گذشتہ مہینوں میں کلچرل اکیڈیمی کی طرف سے عرصہ دراز کے بعد مختلف زبانوں میں کل ہند سطح پر کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا۔موسیقی، تھیٹر، مصوری اور دیگر فنون کے بقاء اور فروغ کے لئے وسیع پیمانے پر پروگرام منعقد کئے گئے، یہ سلسلہ جاری ہے۔ہمیں فن، ادب اور ثقافت سے وابستہ افراد اور شائقین کے تعاون کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر رفیق مسعودی

J & K ACADEMY OF ART CULTURE & LANGUAGES

کلچرل اکیڈیمی کی مرکزی کمیٹی کا اجلاس

اکیڈیمی کے ملازمین‘ فنکاروں اور قلمکاروں کے حق میں اہم فیصلے



ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے ضوابط کی رُو سے مرکزی کمیٹی کا اجلاس دو برس میں کم از کم ایک بار ہونا لازمی ہے۔ پچھلی دفعہ یہ اجلاس سابق وزیرِاعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کی صدارت میں سال 1999ء میں اس وقت طلب کیا گیا تھا جب کلچرل اکیڈیمی کی مرکزی عمارت جو لال منڈی سرینگر میں واقع ہے‘ آگ کی ایک ہولناک واردات میں خاکستر ہوگئی تھی (یہ عمارت بعد میں اسی طرز پر تعمیر کی گئی) 1999ء کے بعد مرکزی کمیٹی کا اجلاس ریاست کے وزیرِاعلیٰ جو کلچرل اکیڈیمی کے صدر بھی ہیں‘ کی صدارت میں 6 مارچ 2007ء کو جموں میں منعقد ہوا جبکہ سیکریٹری کلچرل اکیڈیمی نے ممبر سیکریٹری کے فرائض انجام دیئے۔ اکیڈیمی کے صدر اور ریاست کے وزیرِ اعلیٰ نے اپنے صدارتی کلمات میں کہا کہ جموں و کشمیر کی جغرافیائی حیثیت ممتاز ہے۔ ریاست کے مختلف خطوں کی زبانوں‘ ثقافت اور فن کا ذکر کرتے ہوئے جناب غلام نبی آزاد نے جموں و کشمیر اور لداخ کے مشترکہ تہذیبی‘ لسانی‘ فنی اور تمدنی اقدار کے فروغ کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اکیڈیمی کی موجودہ سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے اُنہوں نے ثقافتی سرگرمیوں کو دیہات کی سطح پر لیجانے پر زور دینے کے ساتھ ساتھ سیاحتی مراکز اور مقدس مقامات پر ثقافتی تقاریب منعقد کرانے کی خواہش بیان کی۔ جناب غلام نبی آزاد نے زور دیکر کہا کہ ازبکستان اور کشمیر کا نظام موسیقی بہت حد تک ایک دوسرے کے مماثل ہے‘ لہٰذا کشمیری اور ازبکستانی موسیقی کی مشترکہ تقاریب کے اہتمام کی سخت ضرورت ہے۔ پروفیسر رحمٰن راہی نے انتظامیہ سے ثقافتی معاملات کو ترجیح دینے کا مطالبہ کیا۔ جناب وید بھسین نے ریاست کے کلچر کو فروغ دینے کیلئے ایک بااختیار محکمے کے قیام پر زور دیا جبکہ پروفیسر للت مگوترا نے اکیڈیمی میں انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ڈاکومینٹیشن کے قیام کا مطالبہ کیا۔

اس اجلاس میں جو تاریخی فیصلے لئے گئے ان میں سے چند اہم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

☆......مقامی‘ ضلع یا صوبائی مشاعروں‘ محفل افسانہ میں تخلیق پیش کرنے کا معاوضہ 150 روپے سے بڑھا کر 500 روپے کر دیا گیا۔ اسی طرح تحقیقی مضامین اور مقالہ جات کا معاوضہ دوگنا کر دیا گیا۔ پندرہ سے پچاس کلومیٹر کی مسافت سے آنے والے قلمکار کو سو روپے بطور سفر خرچہ مقرر ہوا جبکہ پچاس کلومیٹر سے زیادہ مسافت کی صورت میں تحت ضوابط سفر خرچہ دیا جائے گا۔

☆......اکیڈیمی کی پیش کش کو ڈراما پروڈکشن ایوارڈ سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

☆......باستثنائے اکیڈیمی ڈراما پروڈکشن کی فیس پانچ ہزار روپے سے بڑھا کر پندرہ ہزار کر دی گئی ہے۔

☆......بچوں کے on-Spot مقابلوں میں موسیقی کے روایتی آلات ”نٹو“ (گھڑا)‘ تبنک ناری اور ڈھول بھی شامل ہوں گے۔

☆......کل ہند مشاعرے کیلئے بھی موجودہ شرح معاوضہ میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا۔

اجلاس میں اکیڈیمی کے سروس رولز کیلئے مرتب شدہ مسودے کو بعض ترمیمات کے ساتھ منظوری دی گئی‘ بشرطیکہ ان ضوابط میں ملازموں کی آئندہ ترقی کیلئے معیاد سیکریٹریٹ کے قوانین کے مطابق ہو۔ کمیٹی نے نوجوان فنکاروں کی اعزازی رقم میں دو ہزار پانچ سو سے دس ہزار روپے کے اضافے کی منظوری دی۔ علاوہ بریں رقص‘ ڈراما‘ مصوری اور متعلقہ مضامین میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے ہونہار طلباء کے حق میں وظیفہ عطا کرنے کی تجویز بھی منظور ہوگئی۔ یہ وظیفہ ان طلباء کو تب کو دیا جائے گا جب تک ریاست میں ان مضامین میں پوسٹ گریجویٹ کورسز کا آغاز ہوگا۔ تعلیم گاہ خوشنویسی میں زیرِ ترتیب طلباء کے حق میں دئے جانے والے ماہانہ مشاہرے میں 350 روپے سے 550 روپے کا اضافہ کیا گیا‘ البتہ دیہات سے آنے والے طلباء کو اب 450 روپے کے بجائے 650 روپے ادا کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ خوشنویسی کے مقابلوں کی انعامی رقم میں بھی اضافے کی منظوری دی گئی۔ بہترین تخلیقی خطاطی کے نمونے اور بہترین روایتی خطاطی کے نمونے کے لئے دس ہزار روپے کا انعام مقرر ہوا جبکہ تعلیم گاہ میں زیرِ تربیت طلباء کے دو بہترین نمونوں کے لئے دو دو ہزار کے انعامات مقرر ہوئے۔ اس کے علاوہ کمیٹی نے تین سالہ خطاطی کے کورس میں کمپیوٹر کیلوگرافی بھی شامل کرنے کی منظوری دی۔

☆☆☆

J & K ACADEMY OF ART CULTURE & LANGUAGES

20 سال کے بعد اُردو کانفرنس منعقد ہوئی

ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے زیر اہتمام 19/اور 20 فروری 2007ء کو جموں کے ابھینو تھیٹر میں دو روزہ کل ریاستی اُردو کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ کانفرنس کی خاص بات یہ تھی کہ اکیڈیمی کی طرف سے اس طرح کی کانفرنس کا انعقاد لگ بھگ بیس برس کے بعد ہوا۔ ''اردو۔ ثقافت اور تاریخ کی زبان'' کے عنوان سے منعقدہ اس کانفرنس کا افتتاح ریاست کے وزیر مملکت برائے اعلیٰ تعلیم اعجاز احمد خان نے کیا' جو اس موقع پر مہمان خصوصی تھے۔ اس افتتاحی تقریب کی صدارت جناب محمد یوسف ٹینگ نے کی جبکہ کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی کے علاوہ معروف صحافی وید بھسین' ایڈیشنل سیکریٹری (کشمیر) ظفر اقبال منہاس اور ایڈیشنل سیکریٹری (جموں) ٹی آر شرما ایوان صدارت میں موجود تھے۔ جناب اعجاز احمد خان نے اپنی تقریر میں اس بات کا یقین دلایا کہ حکومت اردو زبان کی ترویج و ترقی کیلئے ہر ممکنہ اقدامات اُٹھانے جارہی ہے۔ ریاست میں اردو اکیڈیمی کے قیام کے مطالبے کو جائز قرار دیتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں آفیسروں کی ایک ٹیم تشکیل دی جارہی ہے جو اُردو اکادمی کے قیام کے امکانات کی نشاندہی کرے گی۔ اپنے صدارتی خطبے میں جناب محمد یوسف ٹینگ نے اس بات پر زبردست تشویش کا اظہار کیا کہ حکومت اُردو زبان کو فراموش کر رہی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ 1947ء کے بعد برسر اقتدار آنے والی تمام سرکاروں نے اُردو کی ترقی اور مزید فروغ کے لئے خاطر خواہ اقدامات نہیں اُٹھائے۔ اُنہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ 1947ء کے بعد اُردو زبان کو محض محکمہ مال کے ریکارڈ اور پولیس فائیلوں تک محدود کر دیا گیا ہے۔ ظفر اقبال منہاس نے اپنے کلیدی خطبے میں اس بات پر بے حد مایوسی ظاہر کی کہ ریاست جموں کشمیر کے مخصوص سماجی اور ثقافتی سانچے کے تناظر میں اردو کو یہاں جو اہمیت اور افادیت حاصل ہے اُسے یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ اردو کو ہماری ضرورت ہو یا نہ ہو ریاست کو اردو کی بے حد ضرورت ہے اور سازشوں کا شکار ہونے کے باوجود یہ آج بھی 90 فیصد سے زیادہ لوگوں کے مابین رابطے کی واحد زبان ہے۔ اُنہوں نے سرکاری سطح پر اردو کے حوالے سے ایک واضح اور دوٹوک پالیسی اپنائے جانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس سے قبل ڈاکٹر رفیق مسعودی نے معزز مہمانوں کا استقبال کرتے ہیں کہا کہ اکیڈیمی دیگر زبانوں کے ساتھ ساتھ اردو کی ترقی و ترویج کے لئے اقدامات اُٹھانے پر وعدہ بند ہے ۔ افتتاحی تقریب کے اختتام پر ایڈیشنل سیکریٹری جموں ٹی آر شرما نے شکریہ ادا کیا۔ اس کانفرنس کے پہلے سیشن میں پروفیسر ظہورالدین' ڈاکٹر شہاب عنایت ملک اور کے ڈی مینی نے مقالے پڑھے جن پر گرما گرم بحث ہوئی۔ اس سیشن کی صدارت جناب عبدالغنی شیخ لداخی نے کی جبکہ آنند لہر اور شفق سوپوری ایوان صدارت میں موجود تھے۔



20 فروری کو محفل مقالہ میں پرتپال سنگھ بیتاب' پروفیسر نصرت چودھری اور ڈاکٹر پریمی رومانی نے مقالے پیش کئے' اس کے بعد ایک محفل افسانہ برپا ہوئی' جس میں جناب شیام سندر لہر' امین بنجارہ' دیپک بُدکی اور خالد حسین نے افسانے پڑھے۔ شام کو ایک کل ریاستی مشاعرہ منعقدہ ہوا' جس میں نامور شعراء نے اپنا کلام مدعو سامعین کے سامنے پیش کیا۔ کانفرنس کے دوران نظامت کے فرائض ایڈیٹر اردو محمد اشرف ٹاک نے انجام دیئے۔

☆☆☆

یوم جمہوریہ پر پیش کی گئی جھانکی کو کرافٹ کا بہترین نمونہ قرار دیا گیا

ریاست جموں وکشمیر کی طرف سے 2007ء کے یوم جمہوریہ کی پریڈ پر پیش کی گئی جھانکی کو کرافٹ کا بہترین نمونہ قرار دیتے ہوئے پہلے انعام سے نوازا گیا۔ علاوہ ازیں اس جھانکی کو مجموعی پیشکش کیلئے حوصلہ افزائی کا ایک اور انعام بھی دیا گیا۔ یہ انعامات ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی کو دہلی کے جواہرلال نہرو آڈیٹوریم میں منعقدہ ایک خاص تقریب میں ملک کے وزیر دفاع اے کے انتولی نے پیش کئے۔ ڈاکٹر مسعودی نے صدر مملکت اے پی جی کلام اور وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کے علاوہ نائب صدر بھیرو سنگھ شیخاوت کو کشمیری کندہ کاری سماوار بطور تحفہ پیش کئے۔ اس سے قبل ریاستی جھانکی سے وابستہ تمام فنکاروں کو ملک کے وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ نے اپنی سرکاری رہائش پر مدعو کیا۔ قابل ذکر ہے کہ 2007ء کی ریاستی جھانکی کو ریاست کے مختلف خطوں سے تعلق رکھنے والے مذہبی عقائد کی ہم موجودیت کی علامت کے طور پر پیش کیا گیا تھا' جسے ملک کے عوام نے بہت پسند کیا اور سراہا۔ مذکورہ جھانکی کے ایک گوشے میں چرار شریف میں واقع مشہور دینی بزرگ' شاعرِ معرفت اور ولی کامل حضرت شیخ نور الدین ولیؒ (نندریشی) کی درگاہ' دوسرے گوشے میں لداخ کا مشہور اور مرجع عام و خاص ہیمس گونپہ اور تیسرے گوشے میں مندروں کے شہر یعنی جموں کے باہو فورٹ کا مہا کالی مندر دکھایا گیا تھا۔ اس جھانکی کو فنکار وریندر منشی نے ڈیزائن کیا تھا جبکہ رقص کو لداخ کے کلچرل آفیسر نوانگ سرنیگ اور رندھیر کمار نے ترتیب دیا تھا۔ ☆☆☆



بلاور کے تاریخی قصبے میں ڈراما فیسٹیول

تھیٹر کو عام کرنے اور اسے گاؤں گاؤں پہنچانے کی غرض سے کلچرل اکیڈیمی ریاست کے دُور دراز علاقوں میں تھیٹر فیسٹیول منعقد کر رہی ہے۔ اس طرح سے نہ صرف عام لوگ تھیٹر سے واقف ہوجاتے ہیں بلکہ دور دراز علاقوں سے تعلق رکھنے والے فن کاروں کو بھی حوصلہ فراہم ہوتا ہے۔ چنانچہ جنوری کے دوسرے ہفتے میں کلچرل اکیڈیمی کے اہتمام سے بلاور (کٹھوعہ) کے تاریخی قصبے میں ایک ڈراما فیسٹیول منعقد ہوا' جس میں کٹھوعہ ضلع سے تعلق رکھنے والے پانچ نمایاں تھیٹر گروپوں نے حصہ لے کر اپنے ڈرامے پیش کئے۔ اس فیسٹیول میں رابندر ناتھ ٹیگور کا بلیدان' وشوا ناتھ کھجوریہ کا نیل کنٹھ' دیپک کمار کا لیکھا بھی دا این' ڈی جموال کا دھارن گونجی پائیاں اور کلدیپ سنگھ جندھیریا کا نہری راستے چناں ڈرامے دکھائے گئے جن کو دیکھنے کے لئے دور دراز علاقوں سے بڑی تعداد میں لوگ آئے۔ اس ڈراما فیسٹیول کے آخر پر انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ بہترین ڈراما پروڈیکشن کا ایوارڈ بادھو کے رام ناٹک کلب کی پیش کش بلیدان کو ملا۔ اس طرح کا دوسرا انعام ڈوگر ساہتیہ منچ ہوار کی پیش کش نیل کنٹھ کو ملا۔ بہترین ہدایت کار کا انعام کرشن' ایس جسروٹیا کو بلیدان کے لئے ملا۔

گوا میں کلچرل اکیڈیمی کے فن کاروں کا پروگرام

گلوبلیزیشن کا تصور دنیا کے مختلف معاشروں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی غرض سے سیاسی، اقتصادی، مذہبی، ماحولیاتی، معاشی اقدار کے ساتھ ساتھ لسانی، ادبی اور ثقافتی قدروں کے تبادلے پر زور دیتا ہے۔ چنانچہ مختلف ممالک کے درمیان دیگر رشتوں کی طرح ثقافتی رشتوں کو مضبوط کرنا عہد حاضر کی ایک اہم ضرورت ہے۔ تمدنی اور تہذیبی رنگارنگی کے اعتبار سے بھارت دیش کا دامن بے حد وسیع اور کشادہ ہے، تاہم اس وسعت اور کشادگی کو بامعنی اور بامقصد بنانے کے لئے تمدنی اور تہذیبی میل ملاپ اور باہمی لین دین کی بے حد ضرورت ہے۔ اسی مقصد کے تحت کلچرل اکیڈیمی نے سنگیت ناٹک اکیڈیمی نئی دہلی کے اشتراک سے ملک کی مختلف ریاستوں کی طرف اپنے کلچرل گروپ روانہ کئے۔ چنانچہ فروری 2007ء کے تیسرے ہفتے میں اکیڈیمی کا ایک کلچرل گروپ ایڈیشنل سیکریٹری ظفر اقبال منہاس کی قیادت میں گوا گیا جہاں اس گروپ سے وابستہ فن کاروں نے سینٹ جوزف ہائیر سکینڈری سکول ہالدات آراپارا، گرام پنچایت ہال دنل واڑہ، کا سارو وارنم اور میونسپل سیکوریکوپن میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ ظفر اقبال منہاس نے کہا کہ گوا کے لوگ اس قدر متاثر ہوئے کہ اُنہوں نے کشمیری، ڈوگری اور لداخی نغموں کی تان پر رقص کیا۔ اُنہوں نے بھی بتایا کہ اس بین الریاستی تبادلے کے ذریعے سے کلچرل اکیڈیمی کے فن کار گوا میں قومی اور ثقافتی ہم آہنگی کا ماحول پیدا کرنے میں کامیاب ہوئے۔

☆☆☆

کلچرل اکیڈیمی کے فنکاروں نے جارکھنڈ میں دھوم مچائی

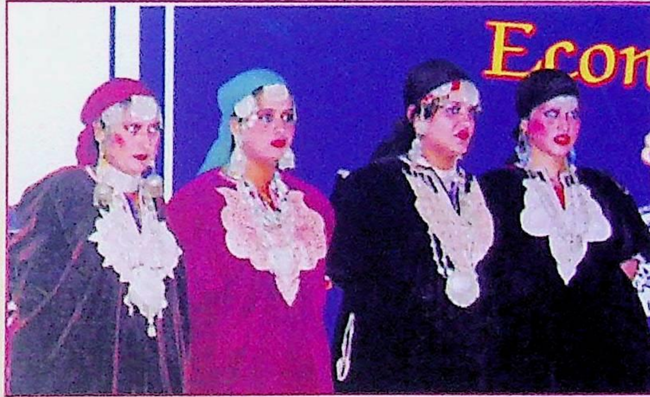
فروری 2007ء کے آخری ہفتے میں ریاستی کلچرل اکیڈیمی نے سنگیت ناٹک اکیڈیمی نئی دہلی کے اشتراک سے ایڈیٹر شیرازہ پنجابی ڈاکٹر اروند سنگھ امن کی قیادت میں ایک کلچرل گروپ جارکھنڈ روانہ کیا۔ بین الریاستی ثقافتی تبادلے کی سکیم کے تحت بھیجے گئے اس گروپ سے وابستہ فنکاروں نے 22 فروری سے 2 مارچ تک ریاست جارکھنڈ کے مختلف مقامات پر پروگرام پیش کئے۔ 22 فروری کو ان فنکاروں نے رام گڑھ سکھ ریجمنٹ سنٹر ضلع ہزاری باغ میں پہلا پروگرام پیش کیا۔ اس موقعہ پر سکھ ریجمنٹ سینٹر کے بریگیڈیئر جناب آر کے شرما مہمان خصوصی تھے، جنہوں نے کلچرل اکیڈیمی کے فنکاروں کو مبارک پیش کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی سطح پر اس طرز کے ثقافتی تبادلے سے عام لوگوں میں بین الریاستی ثقافتی رشتوں کو مضبوط کیا جاسکتا ہے۔ ان فنکاروں کی طرف سے 23 فروری کو بوکارو کے کلا کیندر میں، 24 فروری کو دھنباد کے نیوٹاون ہال میں، 25 فروری کو ایک دوردراز قبائلی علاقے لاپنگ میں اور رانچی کے چنہور گاؤں میں مختلف پروگرام پیش کئے گئے۔ حکومت جارکھنڈ کے وزیر برائے فن، ثقافت اور تعلیم نے کلچرل اکیڈیمی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جارکھنڈ کی تاریخ میں پہلی دفعہ بیرون ریاست سے آئے ہوئے کسی تمدنی گروپ نے دوردراز علاقوں میں فن کا مظاہرہ کیا، خصوصاً جبکہ ریاست ملی ٹینسی سے متاثر ہے۔ اُنہوں نے بالخصوص کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بین الریاستی ثقافتی تبادلے کے تحت مستقبل میں بھی ایسے پروگرام منعقد کرانے کا تیقن دیا۔ ٹروپ سے وابستہ فنکاروں نے اپنے دورے کے دوران جارکھنڈ کے مختلف علاقوں کے فنکاروں سے تبادلۂ خیال کیا۔ ان فنکاروں نے ڈوگری کے فوک ڈانس سُرما، جانجھر، مورنی، پراندا، کشمیری رؤف اور بانڈ پاتھر سے حاضرین کو جگہ جگہ پر مسحور کردیا۔

☆☆☆

پرواسی دِوس پر کلچرل اکیڈیمی کا پروگرام



جنوری کے دوسرے ہفتے میں کلچرل اکیڈیمی کے فنکاروں نے گرینڈ انٹرنیشنل ہوٹل بارہ کھمبہ روڈ نئی دہلی میں غیر مقیم ہندوستانیوں کی طرف سے منعقدہ انڈیا انٹرنیشنل گلوبل فرینڈ شپ ڈے پر ایک شاندار پروگرام پیش کیا۔ اس تقریب میں جنوبی افریقہ کے سپورٹس منسٹر مسٹر راجونشی مہمان خصوصی تھے جبکہ نیدر لینڈ کے سفارت کار مسٹر Encniche کے علاوہ ریاست جموں وکشمیر کے وزیر برائے خزانہ طارق حمید قرہ اور کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی بھی موجود تھے۔ ان شخصیات کے علاوہ مختلف ممالک جیسے جرمنی، انگلستان، امریکہ، کینڈا، جنوبی افریقہ اور آسٹریا سے وابستہ غیر مقیم ہندوستانیوں کی ایک بڑی تعداد بھی حاضر تھی۔ اس موقعہ پر وزیر موصوف کی خدمت میں مومنٹو پیش کرنے کے علاوہ اکیڈیمی کو "بھارت جیوتی ایوارڈ" سے نوازا گیا۔ تقریب میں بولتے ہوئے طارق حمید قرہ نے کہا کہ یہ انعام دراصل ریاست جموں وکشمیر کی بہترین کارکردگی کے اعتراف کی ایک علامت ہے۔ اُنہوں نے کلچرل اکیڈیمی اور اس سے وابستہ فنکاروں کو ریاست میں ثقافت کے احیاءِ نو کے لئے مبارکباد پیش کی۔ اُنہوں نے خصوصی طور پر ریاست کے وزیر اعلیٰ غلام نبی آزاد کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اُنہوں نے ریاست کے ثقافتی ورثے کو ملک کی دوسری ریاستوں سے متعارف کرانے کے سلسلے میں غیر معمولی دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہے۔ کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری نے غیر مقیم ہندوستانیوں کی انجمن کا فنکاروں کی حوصلہ افزائی پر شکریہ ادا کیا۔ غیر مقیم ہندوستانیوں کی انجمن کے سربراہ نے امریکہ، انگلستان، آسٹریا، کینڈا اور جنوبی افریقہ جیسے ممالک میں بھی کلچرل اکیڈیمی کے فنکاروں کو مدعو کرنے کا عندیہ دیا۔ ☆☆☆



سرینگر اور جموں میں متحدہ ثقافتی کمپلیکس تعمیر کئے جائیں گے

ریاستی سرکار مستقبل قریب میں سرینگر اور جموں میں متحدہ ثقافتی کمپلیکس تعمیر کرنے جارہی ہے۔ ان متحدہ ثقافتی مراکز سے ریاست کی ثقافت میں ایک نئے باب کا آغاز ہوگا۔ 12 جنوری 2007ء کو ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے صدر اور ریاست کے وزیر اعلیٰ جناب غلام نبی آزاد نے جموں کے کلا کیندر کا دورہ کیا۔ اُنہوں نے اس موقعہ پر چار دیواری سے مبرا تھیٹر (Open air theatre) آڈیٹوریم، سیارہ گاہ (Planetarium) اور سائنس میوزیم کی تعمیر کے ساتھ ایک متحدہ ثقافتی کمپلیکس کی تعمیر کے بارے میں منصوبوں اور طریق عمل پر غور وخوض کیا۔ جناب غلام نبی آزاد نے سیارہ گاہ کے لئے چھ سو نشستوں اور آڈیٹوریم کے لئے ایک ہزار نشستوں پر زور دیا۔ اُنہوں نے کہا کہ رقومات کی فراہمی کے بارے میں مرکزی وزارت ثقافت سے معاملہ اُٹھایا جائے گا۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ اسی طرز کا ایک کمپلیکس سرینگر میں بھی تعمیر کیا جائے گا جبکہ ریاست کے ضلعوں میں ثقافتی مراکز تعمیر کئے جائیں گے۔ ☆☆☆

سرینگر میں 20 سال کے بعد کل ریاستی کشمیری رائٹرس کانفرنس

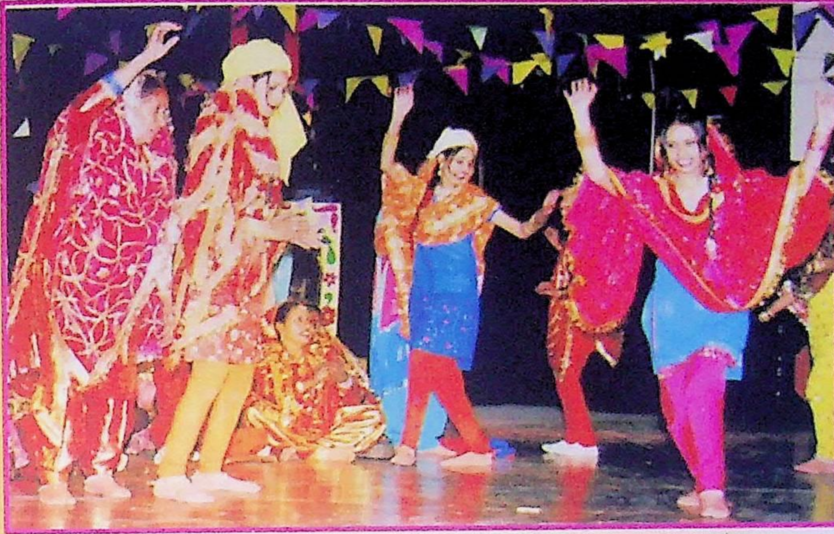
20اور 21مارچ 2007ءکوسرینگر کے ٹیگور ہال میں ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے زیراہتمام کُل ریاستی کشمیری رائٹرس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ شدید بارش، کڑاکے کی سردی اور نہایت نامساعد موسمی حالات کے باوجود اس کانفرنس میں وادی اور ریاست کے اطراف واکناف سے آئے ہوئے بڑی تعداد میں ادیبوں، شاعروں، دانشوروں اور طالبعلموں نے شرکت کر کے اس زبان کے زندہ ہونے کا ثبوت فراہم کیا۔ قابل ذکر ہے کہ وادی کے بعض علاقے سیلاب کی وجہ سے کٹ کر رہ گئے تھے اس کے باوجود ان علاقوں سے وابستہ قلمکاروں نے میلوں کا سفر پیدل طے کر کے کانفرنس میں حصہ لیا۔ یاد رہے کہ اس سے قبل سرینگر میں لگ بھگ بیس برس پہلے کشمیری کانفرنس منعقد ہوئی تھی جبکہ جموں میں نومبر 1998ء میں اسی طرز کی ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا۔



20اور21مارچ کوسرینگر کے ٹیگور ہال میں منعقدہ اس کانفرنس کی ابتدائی تقریب کی صدارت کشمیری زبان کے بزرگ ادیب وشاعر پروفیسر رشید نازکی نے کی۔ کشمیر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر عبدالواحد مہمان خصوصی تھے جبکہ سرینگر ٹائمز کے مدیراعلیٰ صوفی غلام محمد مہمان ذی وقار کی حیثیت میں تشریف فرما تھے۔ پروفیسر رحمن راہی کے علاوہ کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی اور ایڈیشنل سیکریٹری ظفر اقبال منہاس بھی ایوان صدارت میں موجود تھے۔ ڈاکٹر رفیق مسعودی نے اپنے خطبۂ استقبالیہ میں وادی کے پرنٹ میڈیا کو ریاست کے عظیم ادبی فنی اور ثقافتی سرمائے کو نمایاں کرنے کے سلسلے میں اپنی قومی ذمہ داری کا احساس دلایا۔ ظفر اقبال منہاس نے اپنی تقریر میں کانفرنس کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے خاص کر وادی کے ادباء اور شعراء سے اپیل کی کہ وہ اپنے آپ کو سازشوں، بغض وحسد اور مصلحت سے محفوظ رکھیں کیونکہ شعراء اور ادباء قومی اور عوامی جذبہ واحساس کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں افراد کے بجائے اداروں کو مضبوط اور باوقار بنانے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ پروفیسر رحمان راہی نے اپنے کلیدی خطبے میں کشمیری زبان کے تئیں قلمکاروں کی خدمات کے علاوہ بعض اہم باتوں کا ذکر کیا۔ اپنے صدارتی کلمات میں پروفیسر رشید نازکی نے کشمیر یونیورسٹی کے انتظامیہ سے کشمیری زبان وادب کے فروغ کے لئے ایک دارالترجمہ قائم کرنے کی مانگ کی۔ پروفیسر عبدالواحد نے کشمیری زبان کو فروغ دینے کے سلسلے میں کشمیر یونیورسٹی کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے اکیڈیمی کے ان اقدامات کی سراہنا کی جو کشمیری زبان کے فروغ کے لئے اُٹھائے جا رہے ہیں۔ صوفی غلام محمد نے کشمیری زبان کی مختلف تنظیموں پر ٹھوس اور فعال اقدامات اُٹھانے پر زور دیا۔ افتتاحی تقریب کے بعد محفل مقالات منعقد ہوئی، جس کی صدارت معروف ادیب اور شاعر محمد احسن احسنؔ نے کی۔ اس نشست میں پروفیسر شاد رمضان، عزیز حاجنی، شہباز راجوری اور سید رسول پونپر نے مقالے پیش کئے، جن پر بعد میں سیر حاصل بحث ہوئی۔

21 مارچ کو جناب غلام نبی خیال کی صدارت میں محفل مقالہ منعقد ہوئی۔ ایوان صدارت میں شہباز راجوری بھی تشریف فرما تھے۔ ڈاکٹر رتن لال تلاشی، ڈاکٹر مجروح رشید، موتی لال کیمو اور غلام نبی آتش نے مقالے پیش کئے، جن پر خوب بحث مباحثہ ہوا۔ اس کے بعد محفل افسانہ کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت رفیق راز نے کی۔ اس محفل میں شمس الدین شمیم، ڈاکٹر محفوظہ جان اور بشیر اختر نے اپنے افسانے پیش کئے۔ آخر پر محفل سخن آراستہ ہوئی، جس میں ریاست کے تیس سے زائد شعراء کرام نے اپنا کلام سنایا۔ اس محفل کی صدارت بزرگ شاعر غلام نبی ناظر کولگامی نے کی جبکہ پروفیسر مرغوب بانہالی، بشیر اطہر اور ظریف احمد ظریف بھی ایوان صدارت میں موجود تھے۔ کانفرنس کی سبھی نشستوں کی نظامت کے فرائض ایڈیٹر شیرازہ کشمیری ظفر مظفر نے انجام دیئے۔ ☆☆☆

جموں میں اپنی نوعیت کا پہلا فوک تھیٹر فیسٹیول



ریاستی کلچرل اکیڈیمی اور سنگیت ناٹک اکادمی نئی دہلی کے باہمی اشتراک سے جموں کے ابھینو تھیٹر میں 15 جنوری سے 17 جنوری تک پہلی مرتبہ فوک تھیٹر فیسٹیول کا انعقاد ہوا' جس میں ریاست کے مختلف علاقوں سے وابستہ تقریباً پندرہ فوک تھیٹر گروپوں نے شرکت کی۔ یہ فوک تھیٹر دو حصوں پر مشتمل تھا۔ پہلے حصے میں مقالے پڑھے گئے جبکہ دوسرے حصے میں فوک تھیٹر سے وابستہ گروپوں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ فوک تھیٹر کا افتتاح ریاست کے وزیر برائے تعمیرات جناب گلچین سنگھ چاڑک نے کیا' جو اس موقعہ پر مہمان خصوصی تھے۔ کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی نے خطبہ استقبالیہ میں کہا کہ بیس سال کے وقفے کے بعد اکیڈیمی نے حال ہی میں کشمیر میں ایسا ہی ایک فوک فیسٹیول منعقد کیا' جس کی وسیع پیمانے پر سراہنا کی گئی۔ اس موقعہ پر بولتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ ہمارا ثقافتی ورثہ دم توڑ رہا ہے اور اس کے وقار کو پھر سے بحال کرنے کیلئے ایسی کوششوں کی سخت ضرورت ہے۔ اُنہوں نے تھیٹر کو سماج کے اندر ایک صحت مند ماحول پیدا کرنے کا نہایت کارآمد وسیلہ قرار دیتے ہوئے کے ایل سہگل ہال کی تعمیر کیلئے اکیڈیمی کے سیکریٹری کو مبارکباد دی۔ تھیٹر فیسٹیول کی اختتامی تقریب پر ڈوگری زبان کے مشہور گلوکار جناب غلام محمد مہمان خصوصی تھے' جنہوں نے اپنے صدارتی خطبے میں ڈوگری زبان کی بقاء کے لئے بروقت قدم اُٹھانے کی ضرورت پر زور دیا اور کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے انہیں (جناب غلام محمد کو) پہلی بار کسی تقریب کی صدارت کرنے کا موقع دیا۔

تقریب کی نظامت ایڈیٹر ڈوگری ڈاکٹر گیان سنگھ نے کی جبکہ ایڈیشنل سیکریٹری ٹی آر شرما نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ ☆☆☆

ریاست میں نیشنل سکول آف ڈراما کھولا جائے گا

ڈراما کے فن سے تعلق رکھنے والوں کے لئے یہ خبر نہایت خوشگوار ہے کہ ریاست جموں وکشمیر میں مستقبل قریب میں نیشنل سکول آف ڈراما کھولا جائے گا۔ یہ تاریخی فیصلہ مرکزی وزارت سیاحت اور ثقافت نے حال ہی میں لیا ہے۔ اسی طرز کے سکول کرناٹک' مغربی بنگال' مہاراشٹرا اور منی پور میں بھی کھولے جارہے ہیں۔ تھیٹر سے وابستہ شخصیات اور شائقین نے مرکز کے اس فیصلے کی وسیع پیمانے پر سراہنا کی ہے اور اس کو ڈراما کے فن میں ایک انقلابی قدم سے تعبیر کیا ہے۔ اس تاریخی فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی نے کہا کہ یہ اقدام ریاست کے تھیٹر فنکاروں کے لئے زبردست حوصلہ افزا ہے اور اس سے ریاست کے تینوں خطوں میں تھیٹر کی تحریک کو مزید فروغ حاصل ہوگا۔ ڈاکٹر مسعودی نے کلچرل اکیڈیمی کے صدر اور ریاست کے وزیر اعلیٰ کے اس خط کا حوالہ دیا جس میں ریاست جموں وکشمیر کو ملک کی شمال مشرقی ریاستوں کے برابر مان کر اس کے حق میں پانچ کروڑ روپے کا سالانہ کلچرل پیکیج منظور کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر رفیق مسعودی کے مطابق اس مطالبے پر مرکزی سرکار سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔

جموں میں پانچ روزہ تھیٹر فیسٹیول کا گورنر نے افتتاح کیا

10 مارچ سے 14 مارچ تک ریاستی کلچرل اکیڈیمی اور نارتھ زون کلچرل سینٹر کے باہمی اشتراک سے جموں کے ابھینو تھیٹر میں پانچ روزہ ڈرامافیسٹیول منعقد ہوا۔ اس تھیٹر فیسٹیول کا افتتاح ریاست کے گورنر جناب ایس کے سنہا نے کیا۔ اس موقع پر ان کی بیگم صاحبہ کے علاوہ اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی، ایڈیشنل سیکریٹری ٹی آر شرما اور معروف ہدایت کار مشتاق کاک بھی موجود تھے۔ گورنر نے تقریب کے آغاز میں فنکاروں کی عزت افزائی کے لئے انہیں شال اور مومنٹو پیش کئے۔ اپنی تقریر میں گورنر نے فن، ادب اور ثقافت کو فروغ دینے کے لئے کلچرل اکیڈیمی کی کاوشوں کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ ان اقدامات سے قوم کے مستقبل پر نہایت خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے کیونکہ جملہ فنون قوم کے عظیم ورثے کے آئینہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو محبت کے رشتے میں باندھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ ہماری ریاست نے کے ایل سہگل جیسا عظیم فنکار پیدا کیا ہے اور اُمید کی کہ نوجوان فنکار فن اور ثقافت میں بلند مقام حاصل کریں گے۔ استقبالیہ خطبے میں ڈاکٹر رفیق مسعودی نے اکیڈیمی کی ان سرگرمیوں کا ذکر کیا جن میں گذشتہ ایک برس سے سرعت لائی گئی ہے۔ اس تھیٹر فیسٹیول میں پانچ ڈرامے دکھائے گئے جن کی تفصیل یوں ہے:



۱......ایک گھڑی کی آتم کتھا (کرشن چندر کے ناول پر مبنی) ہدایت کار: مشتاق کاک۔

۲......ہمارے سمے میں۔ تحریر: شاہد انور۔ ہدایت کار: مشتاق کاک

۳......کنجوس۔ تحریر: مولیر (فرانسیسی ڈراما نویس) ہدایت کار: مشتاق کاک

۴......چیخوف ان مائی لائف: (Lydia Avilova کی سوانح حیات پر مبنی) ڈرامائی روپ امریش سکینہ وافراء مشتاق۔ ہدایت: مشتاق کاک

۵......شوبھا یاترا: تحریر اشفاق خان۔ ہدایت کار: لائق حسین۔

☆☆☆

ملک کے نامور کلاسیکی گلوکار سنیل چٹرجی نے سُروں کا جادو جگایا

14 مارچ کو جموں میں ریاستی کلچرل اکیڈیمی اور نمی ڈوگری سنستھا کے باہمی اشتراک سے ایک خصوصی محفل موسیقی آراستہ کی گئی، جس میں کلکتہ سے تعلق رکھنے والے ملک کے نامور کلاسیکی گلوکار سنیل چٹرجی نے اپنے فن کا مظاہرہ کر کے حاضرین کو مسحور کر دیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی اردو زبان کے نامور افسانہ نگار شیام سندر لہر تھے۔ تقریب کی صدارت ریاست کے وزیر مملکت برائے تعلیم جناب ایس منجیت سنگھ نے کی۔ محفل کے آغاز میں سنیل چٹرجی نے راگ مدھوونتی کا ایک تال میں بڑا خیال اور تین تال میں دھرت پیش کیا۔ بعد میں راگ بھاگیشوری کو چھوٹے خیال میں گا کر مشر کھماج میں ٹھمری بھی پیش کی۔ سنیل چٹرجی کی گائیکی سے محظوظ ہونے کیلئے شائقین موسیقی کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ 15 مارچ کو انسٹی ٹیوٹ آف میوزک اینڈ فائن آرٹس جموں نے سنیل چٹرجی کی عزت افزائی کیلئے ایک تقریب کا انعقاد کیا۔

☆☆☆

کُل ہند ہندی کانفرنس کا انعقاد



ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے اہتمام سے 17 برس کے طویل عرصے کے بعد 17 فروری کو جموں کے ابھینو تھیٹر میں دوروزہ کل ہند ہندی کانفرنس کا آغاز ہوا۔ اس کانفرنس کی افتتاحی تقریب کی صدارت ڈیرہ دوں سے تعلق رکھنے والے ہندی زبان کے ادیب پدم شری لیلا دھر جاگوری نے کی جبکہ کشمیر ٹائمز گروپ آف پبلیکشن کے چیئرمین جناب وید بھسین ایوان صدارت میں موجود تھے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ ہندی کے پروفیسر اور نامور سکالر و ادیب جناب کرشن مراری نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ اُنہوں نے ہندی زبان کی قدیم تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی آزادی میں اس زبان نے اہم رول ادا کیا ہے۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ بین الاقوامی زبانوں میں ہندی کے شہ پاروں کے تراجم نے اسے آفاقی قدر و منزلت عطا کی ہے۔ اپنے صدارتی خطبے میں جناب لیلا دھر جاگوری نے کانفرنس کے انعقاد کے لئے کلچرل اکیڈیمی کو مبارکباد دیتے ہوئے بین الاقوامی منظرنامے میں ہندی زبان کے فروغ پر اطمینان کا اظہار کیا۔ وید بھسین نے کلچرل اکیڈیمی کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ہندی زبان کے ادبی سرمائے کو مزید معیاری بنا کر اسے آفاقی معیارات کے نزدیک لانے کی سخت ضرورت ہے۔ کانفرنس کے پہلے سیشن میں ڈاکٹر ارونا شرما، شریمتی پروین کمار، شری سریش گوتم نے مختلف موضوعات پر مقالے پڑھے جن پر کھل کر بحث و تمحیص ہوئی، اس کے بعد ایک محفل مشاعرہ منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے تیسرے سیشن میں ڈاکٹر وید گھئی، ڈاکٹر اشوک، ڈاکٹر سبھاش رستوگی اور ڈاکٹر اشوک کمار نے مقالے پیش کئے۔ اس موقعہ پر جناب ڈی این ترسل اور ڈاکٹر او پی نریان دیویدی ایوان صدارت میں موجود تھے۔

18 فروری کی دوپہر کو ایک محفل افسانہ منعقد ہوئی، جس میں پریا ونڈ، پروفیسر کرن بخشی، نرملہ سنگھ اور سجنا کول نے افسانے پڑھے۔ کانفرنس کے اختتام پر ڈوگری ڈراما ”سے اوسے“ دکھایا گیا، جس کے مصنف موہن سنگھ اور ہدایت کار بھوپندر سنگھ جموال ہیں۔ اس سے قبل کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ طویل عرصے کے بعد اکیڈیمی کے اہتمام سے مختلف زبانوں میں کانفرنسیں منعقد کرانے کا سلسلہ جاری ہوا ہے۔ کانفرنس کے دوران نظامت کے فرائض ہندی شیرازہ کے ایڈیٹر نیرو شرما نے انجام دئے۔ آخر پر ایڈیشنل سیکریٹری ٹی آر شرما نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

☆☆☆

میکش کاشمیری کو خراج عقیدت پیش کیا گیا

اُردو کے معروف شاعر آنجہانی میکش کاشمیری کو ان کے پہلے یوم وصال پر زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ 19 جنوری کو جموں کے کے ایل سہگل ہال میں کلچرل اکیڈیمی، میکش کاشمیری لٹریری سوسائٹی جموں، انجمن فروغ اُردو جموں وکشمیر اور آزاد فاؤنڈیشن کے باہمی اشتراک سے منعقدہ ایک تقریب میں مرحوم شاعر کے تخلیقی کارناموں کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی گئی۔ اس موقع پر سابق وزیر محمد شفیع اوڑی مہمان خصوصی تھے جبکہ پروفیسر ظہور الدین مہمان ذی وقار کی حیثیت میں تشریف فرما تھے۔ تقریب کی صدارت محمد یوسف ٹینگ نے کی۔ اس تقریب میں میکش کاشمیری کے تیسرے مجموعۂ کلام ”شہپر طاؤس“ کی رسم رونمائی بھی انجام دی گئی۔

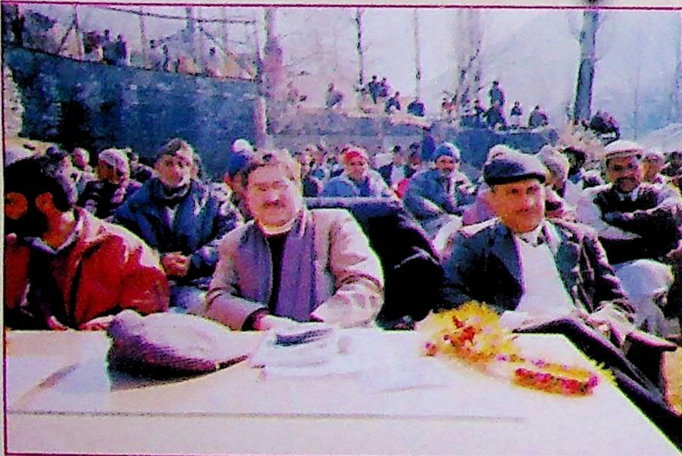
پروفیسر حامدی کاشمیری کے اعزاز میں تقریب



10 مارچ کو کلچرل اکیڈیمی کے اہتمام سے اردو زبان کے نامور شاعر اور نظریہ ساز نقاد پروفیسر حامدی کاشمیری کے اعزاز میں ایک پُروقار تقریب منعقد ہوئی۔ جموں کے کے ایل سہگل ہال میں منعقدہ اس تقریب کی صدارت پروفیسر ظہورالدین نے کی جبکہ جموں یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر امیتابھ مٹو مہمان خصوصی کی حیثیت میں موجود تھے۔ کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی نے اپنے استقبالیہ کلمات میں کہا کہ ریاست میں ادب کو مزید فروغ دینے کی غرض سے اکیڈیمی نے مشاہیر کے ساتھ ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس موقع پر معزز مہمان کو اکیڈیمی کی طرف سے ایک کشمیری شال پیش کیا گیا۔ ڈاکٹر حامدی کی فکر انگیز تقریر کے بعد ان سے ادب، شاعری اور تنقید سے متعلق مختلف موضوعات پر سوال پوچھے گئے۔ اپنے صدارتی کلمات میں پروفیسر ظہورالدین نے حامدی کاشمیری کے ادبی کارناموں کا ذکر کیا اور انہیں اردو زبان و ادب کی بے پناہ خدمت کے لئے خراج تحسین پیش کیا۔ نظامت کے فرائض ایڈیٹر شیرازہ اردو محمد اشرف ٹاک نے انجام دئے جبکہ ڈپٹی سیکریٹری ڈاکٹر شفق سوپوری نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

☆☆☆

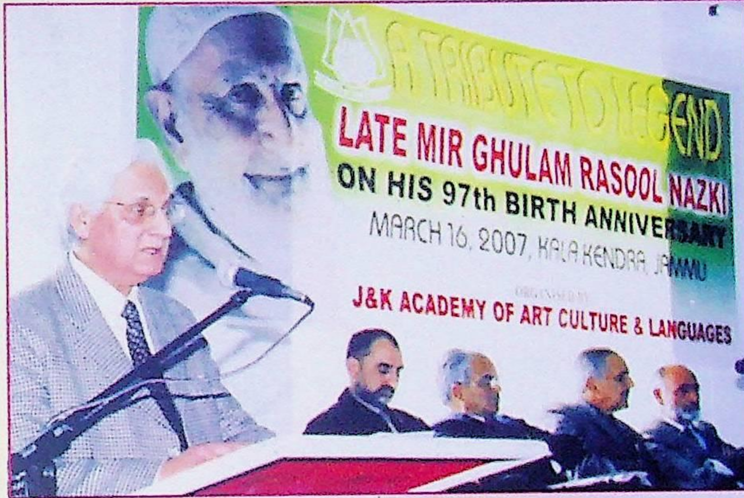
لگامہ اوڑی میں پہاڑی ادبی اور تمدنی محفل



20 جنوری کو ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے زیر اہتمام لگامہ اوڑی کے دور دراز علاقے میں ایک پہاڑی ادبی اور تمدنی محفل منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر اکیڈیمی کے ایڈیشنل سیکریٹری ظفر اقبال منہاس نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ کلچرل اکیڈیمی ادب، فن، ثقافت اور تمدن کو دور دراز علاقوں تک پہنچانے کے لئے سرگرم عمل ہے اور آج کی محفل اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس موقع پر سب ڈویژنل مجسٹریٹ اوڑی بشیر احمد ڈار مہمان خصوصی تھے۔ محفل میں دیگر سرکردہ شخصیات کے علاوہ راجا شاہد شجاعت، فیروز الدین بیگ، عزیز وچھنوی، احمد الدین انوار اور آفتاب احمد بھی موجود تھے۔ اس موقعہ پر ایک محفل مشاعرہ بھی منعقد ہوئی، جس میں فیروز الدین بیگ، احمد الدین، انور منشی، محمد اکبر، راجہ الیاس، محمد اشرف زخمی، نورالدین ناز، مظفر پیامی اور مجنوں بونیاری وغیرہ نے شرکت کی جبکہ رحمت اللہ خان، راجہ آفتاب احمد خان، محترمہ گلاب جان اور ساتھی، سرور جان اور ساتھی، ظہور گیلانی، عارف حسین اور ساتھی، بلال احمد، ایوب راہی، جمیل احمد شیخ، محمد الطاف خان، ماسٹر محمد فاروق، جاوید احمد اور سجاد قریشی نے اپنے رسیلے نغموں سے حاضرین کو مسحور کردیا۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض شعبہ پہاڑی کے ریسرچ اسسٹنٹ محمد ایوب نعیم نے انجام دیئے۔

میر غلام رسول نازکی کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا

ریاست جموں وکشمیر کے نامور ادیب، شاعر اور دانشور میر غلام رسول نازکی (مرحوم) کو خراج عقیدت پیش کرنے کی غرض سے 16 مارچ کو کلچرل اکیڈیمی کے اہتمام سے جموں کے کلا کیندر میں ایک پُروقار تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کا افتتاح بابا غلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر مسعود چودھری نے کیا، جنہوں نے اپنی تقریر میں کشمیری اور اردو زبان کے اس مایہ ناز شاعر کی یادگار بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس تقریب کی صدارت محمد یوسف ٹینگ نے کی جبکہ ڈاکٹر مسعود اور پروفیسر ظہور الدین کے علاوہ کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری رفیق مسعودی اور آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے جسٹس بلال نازکی بھی ایوان صدارت میں موجود تھے۔ ٹینگ صاحب نے اپنے کلیدی خطبے میں کہا کہ نازکی صاحب جیسی جامع الکمالات شخصیات صدیوں کے بعد پیدا ہوتی ہیں۔ اُنہوں نے نازکی صاحب کی شاعری میں جمال کے تصور پر سیر حاصل روشنی ڈالتے ہوئے زور دیکر کہا کہ نازکی صاحب کی سوانح حیات لکھنے کے لئے یہ وقت موزون ہے کیونکہ بعد میں کچھ ایسے اہم ذرائع گم ہونے کا خدشہ ہے جن سے نازکی صاحب کی حیات کے بارے میں مستند اور معتبر حوالے مل سکتے ہیں۔ اپنے مقالے میں پروفیسر ظہور الدین نے میر غلام رسول نازکی کی شاعری کا مطالعہ بالکل نئے انداز میں پیش کیا۔ ڈاکٹر مسعودی نے اپنی تقریر میں نازکی صاحب کے ساتھ اپنے ذاتی تعلقات کا ذکر کر کے کہا کہ ان سے آخری بار فون پر بات کرنے کے بعد نازکی صاحب ہمیشہ کیلئے خاموش ہوگئے۔ اُنہوں نے وعدہ کیا کہ اکیڈیمی نازکی صاحب کی حیات اور ان کے ادبی کارناموں میں مستقبل قریب میں شیرازہ کا ایک خصوصی شمارہ شائع کرے گی جو ان کے شایانِ شان ہوگا۔ اس موقع پر نازکی صاحب کے صاحبزادے ڈاکٹر ایاز رسول کے خاکوں اور Doodles (بے خیالی میں کھینچی ہوئی لکیریں جنہیں شاعری کی توسیع کہا جا سکتا ہے) کے نمونوں کی نمائش بھی کی گئی۔ ایاز رسول کے فن پاروں کی یہ دوسری نمائش تھی، اس سے قبل 2004ء میں ان کے فن پاروں کی نمائش ہوئی تھی۔



☆☆☆

گوجری محفلِ مشاعرہ

18 جنوری 2007ء کو اکیڈیمی کے سمینار ہال واقع لال منڈی سرینگر میں ایک گوجری مشاعرے کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت گوجری زبان کے شاعر اور ادیب اقبال عظیم چودھری نے کی جبکہ ایوان صدارت میں ریڈیو کشمیر سرینگر کے سابق سربراہ جناب چودھری غلام حسن ضیاء کے علاوہ ایڈیشنل سیکریٹری ظفر اقبال منہاس بھی موجود تھے۔ مشاعرے میں جن شعراء حضرات نے اپنا کلام سنایا، اُن میں جناب اقبال عظیم، ڈاکٹر رفیق انجم، عبدالغنی عارف، عبدالرشید فدا، محمد اشرف پردیسی، غلام ربانی راہی، تاج الدین تاج، عبدالرشید ناز گورسی، گلاب الدین طاہر اور رفاقت علی غازی وغیرہ شامل تھے۔ مشاعرے کی نظامت کے فرائض عبدالسلام کوثری نے انجام دئے اور آخر پر اکیڈیمی کے ڈپٹی سیکریٹری ڈاکٹر شفق سوپوری نے شعرائے کرام، معزز حاضرین اور میڈیا کا شکریہ ادا کیا۔

14 برس بعد پنجابی کانفرنس کا انعقاد

کلچرل اکیڈیمی کے زیر اہتمام 10/اور 11 فروری 2007ء کو جموں کے ابھینو تھیٹر میں پنجابی زبان کی ایک قومی سطح کی کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اکیڈیمی کے زیر اہتمام پنجابی زبان میں گذشتہ چودہ برسوں میں کوئی کانفرنس منعقد نہیں ہوئی تھی۔ "گلوبلیزیشن اور پنجابی ادب" کے عنوان سے منعقدہ اس کانفرنس کی افتتاحی تقریب کی صدارت پنجابی زبان کے سربرآوردہ قلمکار پروفیسر دیویندر سنگھ نے کی جبکہ ممبر اسمبلی اور سٹیٹ گوردوارہ پربندھک بورڈ کے صدر جناب ترلوچن سنگھ مہمان خصوصی تھے۔ اُردو زبان کے معروف شاعر اور ادیب جناب پرتپال سنگھ بیتاب اس موقع پر مہمان ذی وقار تھے۔ کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ اس کانفرنس میں اسکالروں اور دانشوروں کی طرف سے کچھ ایسی تجویزات سامنے آئیں گی جو قلمکار طبقے کے لئے سود مند ثابت ہونگیں۔ اپنے صدارتی خطبے میں پروفیسر دیویندر سنگھ نے کہا کہ موجودہ دور میں گلوبلیزیشن کے تصور کو کسی بھی سطح پر فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ اُنہوں نے زور دیکر کہا کہ قلمکاروں اور دانشوروں کو اپنے اپنے نقطہ ہائے نظر سے گلوبلیزیشن کو قبول کرنا ہوگا۔ کلیدی خطبے میں پروفیسر ستندر سنگھ نے گلوبلیزیشن کی اہمیت پر روشنی ڈالی جبکہ پرتپال سنگھ بیتاب نے کہا کہ اردو اور پنجابی ایسی زبانیں ہیں جو دنیا کے 80 فیصد ممالک میں بولی اور سمجھی جاتی ہیں' لہٰذا ان دونوں زبانوں کو گلوبلیزیشن کے تعلق سے یکساں چیلنجوں کا سامنا ہے۔ کانفرنس کے پہلے دور میں ڈاکٹر جتندر پال سنگھ' ڈاکٹر امرجیت گریوال' جناب کنول کشمیری اور ڈاکٹر جگبیر سنگھ نے مقالے پیش کئے' جن پر کافی بحث وتمحیص ہوئی۔ اس تقریب کی نظامت کلچرل اکیڈیمی کے پنجابی شیرازہ کے مدیر ڈاکٹر امن نے کی۔ اس کے بعد محفل افسانہ برپا ہوئی' جس میں پروفیسر پریم سنگھ' ڈاکٹر بلجیت رینہ' محترمہ گُردیپ کور' محترم خالد حسین' جناب ہربھجن سنگھ ساگر اور جناب سرن سنگھ نے حاضرین کے سامنے افسانے پیش کئے۔ دوسرے روز محفل مقالہ میں پروفیسر دیویندر سنگھ' ڈاکٹر ایچ ایس بھاٹیا (جو امرتسر سے تشریف لائے تھے) ' ڈاکٹر دھرم سنگھ' ڈاکٹر شیتل شرما اور ڈاکٹر اپدیش کور نے مقالے پڑھے۔ اسی روز شام کو ایک مشاعرہ بھی منعقد ہوا' جس میں لگ بھگ اٹھائیس شعراء نے حصہ لیا۔ آخر پر ایڈیٹر شیرازہ ڈاکٹر اے ایس امن نے تمام ادباء' شعراء اور شرکاء کو اس کانفرنس کو کامیاب اور فائدہ مند بنانے کے لئے شکریہ ادا کیا۔



☆☆☆

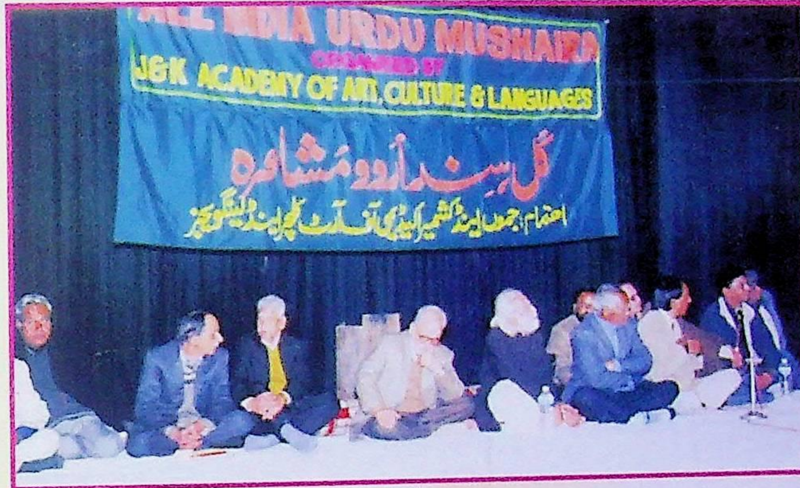
بانہال میں ثقافتی اور خواندگی طرز کے پروگرام

ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے سب آفس ڈوڈہ کی طرف سے 20 جنوری کو تحصیل بانہال کے دور دراز علاقوں میں خواندگی اور ثقافتی طرز کے پروگرام پیش کئے گئے۔ کھادی کے مقام پر ایک پوگلی زبان کا مشاعرہ منعقد ہوا' جس میں علاقے سے وابستہ چودہ شعراء کرام نے حاضرین کے سامنے اپنا کلام پیش کیا۔ اس تقریب کی صدارت کھادی کے سرپنچ جناب جلال الدین نے کی۔ مشاعرے کے علاوہ پوگلی فوک نغموں کا ایک پروگرام بھی پیش کیا گیا۔ اس پروگرام کی نظامت اکیڈیمی کے ریسرچ اسسٹنٹ راشد جہانگیر نے کی۔ اس موقعہ پر ڈوڈہ سب آفس کے کلچرل آفیسر فرید احمد فریدی نے کہا کہ ادب اور موسیقی میں سماجی برابری اور خواندگی پیدا کرنے کی زبردست قوت اور صلاحیت موجود ہے۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ ثقافتی سرگرمیوں سے سماج کو امن اور یکجہتی کا پیغام صحیح ڈھنگ سے دیا جاسکتا ہے۔ اس موقعہ پر کوہستان بزم ادب کے صدر جناب عباس مسرور نے کلچرل اکیڈیمی کا شکریہ ادا کیا۔

☆☆☆

کُل ہند اُردو مشاعرہ

ملک کے یومِ جمہوریہ کی تقریبات کے سلسلے میں ریاستی کلچرل اکیڈیمی کی طرف سے ہر سال 28 جنوری کو ایک کُل ہند اُردو مشاعرہ منعقد کیا جاتا ہے۔ یہ روایت کلچرل اکیڈیمی کے قیام سے چلی آ رہی ہے۔ چنانچہ اس سال بھی 28 جنوری کو جموں کے ابھینو تھیٹر میں بیالیسواں کُل ہند اُردو مشاعرہ منعقد ہوا، جس میں ریاست کے نامور شعراء کے علاوہ ملک کے مختلف خطوں سے تعلق رکھنے والے سربرآوردہ سخن وروں نے کلام پڑھ کر حاضرین کی جمالیاتی تسکین کا پورا سامان بہم کیا۔ اس عظیم الشان محفل مشاعرہ میں ریاست کے سابق نائب وزیرِاعلیٰ مظفر حسین بیگ مہمان خصوصی تھے جبکہ اسمبلی کے رکن جناب محمد یوسف تاریگامی کے علاوہ دیگر سرکردہ شخصیات بھی صف سامعین میں تشریف فرما تھیں۔ مشاعرے کی صدارت اُردو زبان کے بین الاقوامی شہرت یافتہ بزرگ شاعر جناب بشر نواز نے کی جبکہ نظامت کے فرائض معروف شاعر اور ادیب رفیق راز نے انجام دیئے۔ کلچرل اکیڈیمی کے ایڈیشنل سیکریٹری ظفر اقبال منہاس نے شعراء کرام اور دیگر معزز مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے ان اقدامات کا تفصیلاً ذکر کیا جو کلچرل اکیڈیمی اُردو زبان کے فروغ اور ترویج کے لئے اُٹھا رہی ہے۔ اپنی تقریر میں جناب مظفر حسین بیگ نے عرصہ دراز کے بعد اتنا کامیاب اور شاندار مشاعرہ منعقد کرانے کے لئے اکیڈیمی کو شکریہ کا مستحق قرار دیا۔ اُنہوں نے اس مشاعرے کو ایک یادگار قرار دیتے ہوئے ادب، زبان، ثقافت اور فن کو وسیع پیمانے پر فروغ دینے کے لئے مزید اقدامات اُٹھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اُنہوں نے سرکار کے ان اقدامات کا ذکر بھی کیا جو ادب اور کلچر کے فروغ کے لئے اُٹھائے جا رہے ہیں۔



مشاعرے کی خاص بات یہ رہی کہ ابتداء سے اختتام تک ابھینو تھیٹر حاضرین سے کھچا کھچ بھرا رہا اور سامعین نے بہترین اشعار پر پوری داد دیکر اپنی سخن شناسی کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ مشاعرے میں جن شعراء نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا، ان کے اسمائے گرامی یوں ہیں:۔ بشر نواز، کرشن کمار طور، پریم کمار نظر، افتخار امام صدیقی، فاروق نازکی، ہمدم کاشمیری، عرش صہبائی، سیفی سرونجی، پرتپال سنگھ بیتاب، وِدیا رتن عاصی، عتیق اللہ، رفیق راز، عزیز پریہار، شجاع سلطان، شہپر رسول، ایاز رسول نازکی، رئیس الدین رئیس، فرید پربتی، نسرین حامد، شفق سوپوری، رخسانہ جبین، سبط نشاط، نذیر آزاد، شیام طالب، بلراج بخشی، حیدر نظامی، نکہت نظر، لیاقت جعفری، پرویز مانوس اور درخشاں اندرابی۔

☆☆☆

ابھے رستم سوپوری کو بسم اللہ خان یوا پربھا ایوارڈ سے نوازا گیا

سنگیت ناٹک اکیڈیمی نئی دہلی نے استاد مرحوم بسم اللہ خان کی نسبت سے یوا پربھا ایوارڈ کے نام سے ایک انعام قائم کیا ہے۔ عزت و وقار کا حامل یہ انعام ان نوجوان فنکاروں کو دیا جائے گا جنھوں نے موسیقی اور تھیٹر کے میدان میں کارہائے نمایاں انجام دئے ہوں۔ یہ بات پوری ریاست کے لئے باعث افتخار ہے کہ ابھے رستم سوپوری کو اس انعام سے نوازا گیا ہے۔ ابھے رستم سوپوری بین الاقوامی شہرت یافتہ استاد موسیقی پنڈت بھجن سوپوری کے فرزند ارجمند ہونے کے علاوہ سوپورا کادمی آف میوزک اینڈ پرفارمنگ آرٹ کے جنرل سیکریٹری بھی ہیں۔ اُنہوں نے کم عمر میں ہی فنِ موسیقی میں غیر معمولی مشاقی بہم پہنچائی ہے۔

6 سال بعد ڈوگری کانفرنس کا انعقاد





چھ سال کے طویل عرصہ کے بعد کلچرل اکیڈیمی کے اہتمام سے جموں کے ابھینو تھیٹر میں دوروزہ ڈوگری رائٹرس کانفرنس کا آغاز 3 فروری 2007ء کو ہوا۔ کانفرنس کا افتتاح ڈوگری زبان کے نامور ادیب پدم شری پروفیسر رام ناتھ شاستری نے کیا جبکہ کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی اور ایڈیشنل سیکریٹری ٹی آر شرما ایوان صدارت میں موجود تھے۔ اس موقع پر کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر مسعودی نے معزز مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ کلچرل اکیڈیمی ریاست میں بولنے والی مختلف زبانوں کو فروغ دینے کی غرض سے اپنی سرگرمیوں میں سرعت لا رہی ہے۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ اس کانفرنس میں دانشوروں، ماہرین اور قلم کاروں کی طرف سے ڈوگری زبان کو فروغ دینے کے سلسلے میں راہنما خطوط وضع کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔ اپنے صدارتی خطبے میں پروفیسر رام ناتھ شاستری نے اس کانفرنس کے انعقاد پر اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا کہ ڈوگری زبان سات سو برس پرانی ہے اور اہل جموں ڈوگری زبان اور ڈوگری ثقافت کے تعلق سے صدیوں تک لاعلمی کے اندھیروں میں بھٹکتے رہے۔ پروفیسر موصوف نے کلچرل اکیڈیمی کی طرف سے ڈوگری فوک ادب کو محفوظ رکھنے کے سلسلے میں کئے جانے والے اقدامات کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ زبان، ادب اور تمدن کو فروغ دینے کی غرض سے مزید تسلی بخش اقدامات اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ اس دوروزہ کانفرنس میں محفل مقالہ کے علاوہ محفل افسانہ اور مشاعرہ بھی منعقد ہوا۔ ڈاکٹر ستیہ پال شاستری شری واستوس، ڈاکٹر ارچنا کیسر صدر شعبۂ ہندی جموں یونیورسٹی، این ڈی جموال، پروفیسر این ڈی شرما، ڈاکٹر ونیا گپتا اور ڈاکٹر اشوک جیرتھ نے مختلف موضوعات پر مقالے پیش کئے، جن پر سیر حاصل بحث ہوئی۔

3 فروری کی شام کو ہی نارتھ زون کلچرل سینٹر پٹیالہ کے اشتراک سے ایک مشاعرہ منعقد ہوا، جس میں دیگر شعراء کے علاوہ موہن سنگھ، چمپا شرما، جتندر ادھمپوری، تارا سمیلپوری اور دھیان سنگھ نے حاضرین کے سامنے اپنا کلام پیش کیا۔ 4 فروری کو ایک محفل افسانہ منعقد ہوئی، جس میں پروفیسر للت منگوترا، جناب کرشنا پریم، جناب نرمل وکرم اور راج راہی نے افسانے پڑھے۔ نظامت کے فرائض ڈوگری سیکشن کے ایڈیٹر شری برج موہن اور ڈاکٹر گیان سنگھ نے باری باری انجام دیئے۔ ڈوگری زبان کے قلم کاروں نے اس کانفرنس کے انعقاد اور اس کی کامیابی پر کلچرل اکیڈیمی کو مبارکباد دی۔

☆☆☆

حضرت امام عالی مقامؑ کو خراج عقیدت پیش کیا گیا

محرم الحرام کے متبرک ایام کی نسبت سے نواسۂ رسولؐ حضرت امام عالی مقامؑ اور شہدائے کربلا کو خراج عقیدت پیش کرنے کی غرض سے یکم فروری کو ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے ڈویژنل آفس کی طرف سے سرینگر کے سمینار ہال میں ایک پُر وقار کمپوزٹ



اکیڈیمی کے ایڈیشنل سیکریٹری ظفر اقبال منہاس نے اپنے استقبالیہ خطبے میں کہا کہ ایسے مشاعرے منعقد کرانے کی غرض و غایت یہ ہے کہ لوگوں میں حق شناسی اور حق پرستی کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ اُنہوں نے کہا کہ دنیا اس وقت محض اس وجہ سے

حسینی مشاعرہ منعقد ہوا، جس میں وادی کے اطراف و اکناف سے آئے ہوئے تیس سے زائد شعراء نے حضرت امام حسینؑ کے حضور میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اس مقدس مجلس کی صدارت کشمیری زبان کے شاعر اور ادیب پروفیسر مرغوب بانہالی نے کی جبکہ کشمیر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر عبدالواحد قریشی مہمان خصوصی تھے۔ ان کے علاوہ پروفیسر رحمٰن راہی، دوردرشن سرینگر کی سربراہ محترمہ شہزادی سائمن، ریڈیو کشمیر سرینگر کے سابق سربراہ چودھری غلام حسن ضیاء اور وزیر اعلیٰ کے ایڈیشنل سیکریٹری اعجاز احمد ککرو ایوان صدارت میں موجود تھے۔

تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے کیونکہ انسان حق اور باطل میں فرق کرنے سے قاصر ہے۔ مشاعرے میں جن شعراء نے امام عالی مقامؑ اور شہدائے کربلا پر عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ ان میں پروفیسر رحمٰن راہی، چودھری اقبال عظیم، شبیب رضوی، سلطان الحق شہیدی، غلام نبی آتش، رسول پونپر، ناظر کولگامی، بشیر اطہر، مجروح رشید، شاد رمضان، فاروق فیاض، رفیق راز، ظریف احمد ظریف، ایوب صابر، سید رضا، عبدالاحد فرہاد، غلام نبی غمگین، امجد حسین کاظمی، مرغوب بانہالی، زاہد مختار، شوکت انصاری، حمید اللہ حمید وغیرہ شامل ذکر ہیں۔

☆☆☆

ماگام میں حسینیؑ مشاعرہ

ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے زیر اہتمام 7 فروری کو ماگام (ٹنگمرگ) کے مونسپل ہال میں ایک پُر وقار حسینی مشاعرے کا انعقاد ہوا، جس میں تقریباً چالیس شعراء نے حضرت امام عالی مقامؑ اور شہدائے کربلا کے تئیں اپنا منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ اس تقریب کی صدارت معروف ادیب اور شاعر جناب تنہا نظامی نے کی جبکہ میونسپل کونسل کمیٹی ماگام کے صدر حاجی غلام حسن میر کے علاوہ حاجی محمد ابراہیم میر ایوان صدارت میں موجود تھے۔ اس موقعہ پر بولتے ہوئے اکیڈیمی کے ایڈیشنل سیکریٹری ظفر اقبال منہاس نے محرم الحرام کی نسبت سے سرینگر اور وادی کے دیگر علاقوں میں ایسی تقریبات منعقد کرانے کی غرض و غایت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ فلسفہ شہادت پر روشنی ڈالی۔ اس رفیع الشان مشاعرے میں جن شعراء حضرات نے شرکت کی ان میں غلام نبی حلیم، علی محمد گوہر، غلام نبی شاہین، نثار گلزار، ضمیر انصاری، شیر علی مشغول، عنایت گل، شاہد رضوی، فاروق رفیع آبادی، بشیر احمد میر، خورشید قریشی، فیاض تلگامی اور بشیر چراغ شامل ہیں۔ تقریب میں علاقے کے سینکڑوں عاشقانِ امام عالی مقام کے علاوہ سخن شناس موجود تھے۔ میونسپل کمیٹی ماگام کے ایگزیکٹو آفیسر جناب محمد امین بٹ نے کمال شوق کے ساتھ حاضرین کی مہمان نوازی کی۔ نظامت کے فرائض ظفر اقبال منہاس نے انجام دیئے۔

2 سال بعد گوجری کانفرنس کا انعقاد



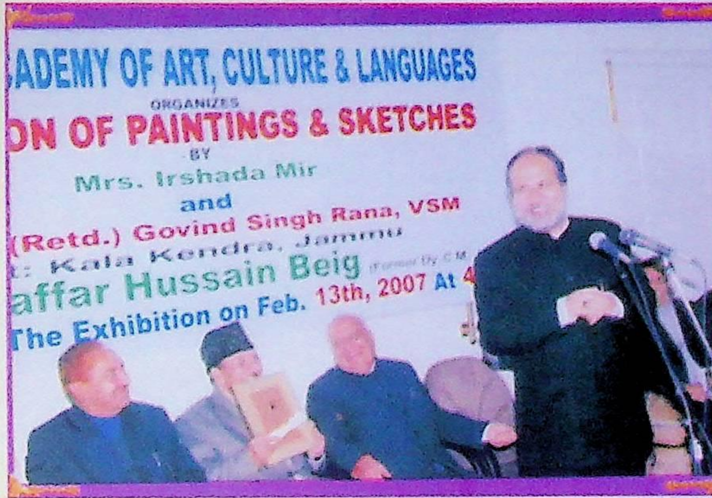


ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے اہتمام سے جموں کے ابھینو تھیٹر میں 8 مارچ کو دوروزہ کل ریاستی گوجری رائٹرس کانفرنس منعقد ہوئی۔ 2 برس کے بعد منعقد ہونے والی اس کانفرنس کی افتتاحی تقریب پر وزیر برائے امور صارفین وعوامی تقسیم کاری تاج محی الدین مہمان خصوصی تھے جبکہ وزیر مملکت برائے اعلیٰ تعلیم اعجاز احمد خان صدر کی حیثیت میں موجود تھے۔ اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی، معروف صحافی بلراج پوری، ممبر اسمبلی جاوید رانا اور ایڈیٹر شیرازہ گوجری ڈاکٹر جاوید راہی بھی ایوان صدارت میں موجود تھے۔ ڈاکٹر رفیق مسعودی نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ کلچرل اکیڈیمی کے گوجری سیکشن کا قیام 1978ء میں عمل میں آیا اور اس عرصہ میں گوجری زبان کے فروغ اور بقاء کے سلسلے میں گوجری لغت کے علاوہ سینکڑوں قابل قدر کتابیں چھائی گئی ہیں۔ جناب نسیم پونچھی نے کلیدی خطبے میں کہا کہ پاکستان میں گوجری زبان کو قومی تشخص حاصل ہے۔ اُنہوں نے گوجری زبان کو ہندوستان میں وہی قدرو منزلت عطا کرنے کی وکالت کی۔ اپنے صدارتی خطبے میں جناب اعجاز احمد خان نے کہا کہ ریاستی سرکار نے گوجری زبان کو آئین کے چھٹے شیڈول میں شامل کر کے اسے تشخص بخشا ہے اور اس زبان کو ہندوستان کے آئین کے آٹھویں شیڈول میں شامل کرنے کی کوشش بھی جاری ہے۔ جناب تاج محی الدین نے اپنی تقریر میں ہندوستان میں گوجروں کی تاریخ کے مختلف واقعات بیان کر کے اس طبقے کے عظیم کارناموں پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر بولتے ہوئے ڈاکٹر جاوید راہی نے کہا کہ گوجری زبان چونکہ جنوبی ایشاء کی ایک قدیم اور اہم زبان ہے، لہٰذا اسے آئین کے آٹھویں شیڈول میں شامل کرنے کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی کے نصاب میں داخل کرنے کا مطالبہ پر جواز ہے۔ کانفرنس میں کرم دین چوپڑا، رفیق انجم، رون البروٹ اور نسیم پونچھی نے مقالے پڑھے، جن پر کافی گرما گرم بحث ہوئی۔ محفل مقالہ کے بعد محفل افسانہ منعقد ہوئی، جس میں ایم کے وقار، محمد حسین سلیم، امین قمر، سرور حبیب اور یونس ربانی نے افسانے پیش کئے۔ اس کے بعد شوکت نسیم اور ساتھیوں نے فوک ڈانس پیش کیا۔ دوسرے روز محفل مقالہ میں ڈاکٹر اسداللہ وانی، چودھری نسیم پونچھی اور چودھری حسن پرواز نے مقالے پڑھے۔ اس کے بعد ایک کل ریاستی مشاعرہ منعقد ہوا، جس میں ریاست کے اطراف واکناف سے آئے ہوئے شاعروں نے شرکت کی۔ کانفرنس کے اختتام پر بشیر مستانہ، محترمہ بیگم جان اور اللہ رکھا چیچی نے گوجری فوک کلچرل پروگرام پیش کیا۔

☆☆☆

مصوری اور خاکوں کی نمائش کا مظفر حسین بیگ نے افتتاح کیا

13 فروری کو ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے اہتمام سے جموں کے کلا کیندر میں مصوری اور خاکوں کی نمائش کی گئی ۔ یہ نمائش ہفتہ بھر کے لئے رہی اور اس میں ریاست کے معروف فنکاروں گوبند سنگھ رانا اور ارشاد میر کی مصوری اور خاکوں کے شہہ پاروں کو رکھا گیا تھا ۔ اس نمائش کا افتتاح سابق نائب وزیراعلیٰ مظفر حسین بیگ نے کیا جبکہ وزیر برائے صحت اور طبی تعلیم پنڈت منگت رام شرما اور وزیر زراعت عبدالعزیز زرگر کے علاوہ نیشنل کانفرنس کے سینئر لیڈر راجے سدھوترا، دیویندر سنگھ رانا کے علاوہ اسمبلی کے ارکان اور دیگر معزز شہری اور فن مصوری کے شائقین وشیدائی بھی موجود تھے ۔



مظفر حسین بیگ نے کلچرل اکیڈیمی کی جملہ مساعی کو سراہتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر رفیق مسعودی کی سربراہی میں اس ادارے نے ریاست کے مختلف خطوں میں اپنی سرگرمیوں کا جال بچھایا ہے ۔ اُنہوں نے اکیڈیمی کی سال گذشتہ کی سرگرمیوں کو زبان، ثقافت، رقص اور دیگر فنون کے لئے سودمند قرار دیکر ایسی نمائشوں کیلئے اکیڈیمی کے اقدامات کی ستائش کی ۔ اس موقعہ پر بولتے ہوئے اکیڈیمی کے سیکریٹری نے کہا کہ یہ ادارہ نوجوان فنکاروں کو موزون پلیٹ فارم فراہم کرنے کیلئے وعدہ بند ہے ۔

☆☆☆

پنڈت منگت رام شرما نے فوٹو نمائش کا افتتاح کیا

ریاستی کلچرل اکیڈیمی اور فنکار کلچرل آرگنائزیشن کشمیر کے اشتراک سے 22 فروری کو جموں کے کلا کیندر میں ایک فوٹو نمائش منعقد ہوئی، جس کا افتتاح ریاست کے وزیر برائے صحت اور طبی تعلیم جناب پنڈت منگت رام شرما نے کیا جبکہ چیف سیکریٹری جناب سی پھونسک، پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین محمد شفیع پنڈت اور کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی کے علاوہ جناب حسرت گڈا بھی اس موقع پر موجود تھے ۔ اس نمائش میں ریاست کے جواں سال فوٹو آرٹسٹ جناب آفاق رسول گڈا کے ہاتھوں سے کھینچی ہوئی تصویروں کو رکھا گیا تھا۔ خاص بات یہ ہے کہ یہ تصویریں شہر سرینگر کے تاریخی مقامات، قدیم پلوں، سرکردہ شخصیات، حسن فطرت اور ثقافتی ورثے سے تعلق رکھتی تھیں ۔ اس موقعہ پر بولتے ہوئے پنڈت منگت رام شرما نے کہا کہ اس نمائش میں رکھی گئی تصویروں سے آنی والی نسل ریاست کے ثقافتی ورثے، قدیم اور تاریخی عمارات اور پلوں کے علاوہ بعض نادر شخصیات سے متعارف ہو جائے گی ۔ اُنہوں نے کہا کہ ایسے مواقع سے نوجوان فنکاروں کی حوصلہ افزائی ہونے کے ساتھ ساتھ معلومات عامہ میں بھی اضافہ ہوتا ہے ۔ چیف سیکریٹری سی پھونسک نے فنکار کے تصور کی داد دیتے ہوئے اس طرح کی تصویروں کو ایک انوکھا کارنامہ قرار دیا۔ محمد شفیع پنڈت نے ایسی نادر چیزوں کی نمائش کے لئے اکیڈیمی اور فنکار کلچرل آرگنائزیشن کو مبارکباد دی۔

☆☆☆

جموں میں شمال مشرقی ثقافتی سنگم



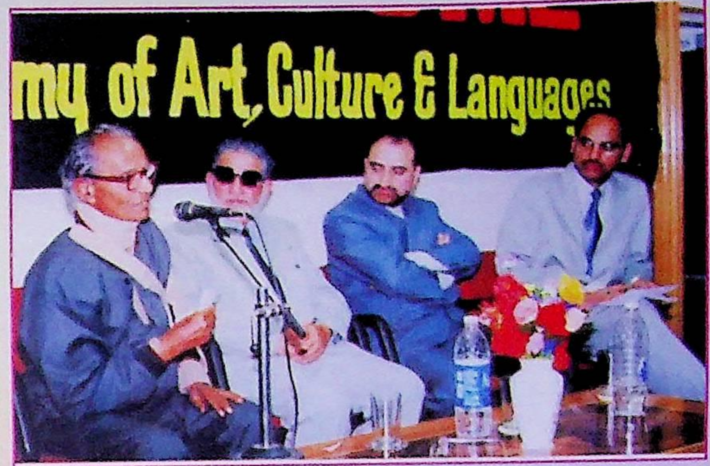
مارچ کے آخری ہفتے میں ریاستی کلچرل اکیڈیمی اور نارتھ زون کلچرل سنٹر پٹیالہ کے باہمی اشتراک سے جموں میں فوک موسیقی اور رقص کا ایک فیسٹول منعقد ہوا۔ ہماچل پردیش، آسام اور میزورم سے آئے ہوئے کلچرل گروپوں سے وابستہ فنکاروں نے 24 مارچ کو رنجیت کالج آف ایجوکیشن رکھ بندھو والا کنجوانی جموں میں مختلف ایٹم پیش کرکے حاضرین کو مسحور کردیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی ریاست کے وزیر مملکت برائے اعلیٰ تعلیم جناب اعجاز احمد خان تھے جبکہ اکیڈیمی کے ایڈیشنل سیکریٹری ٹی آر شرما، ڈپٹی سیکریٹری ہارون رشید، ایڈیٹر پنجابی اروندر سنگھ امن اور ڈاکٹر شیتل گپتا بھی اس موقع پر موجود تھے۔ فوک رقص کے مختلف مظاہر کی پردہ کشائی کے طور پر ہماچل پردیش کے فنکاروں نے بھگوان شیو اور بھگوان وشنو کو سرموری ناتی، دیپک اور پرت ناچ ارپن کئے، جن کی بہت سراہنائی گئی۔ ان فنکاروں نے سنگھٹو ناچ بھی پیش کیا۔ اس کے بعد موکت بورائے کی سربراہی میں آسام کے فنکاروں نے دو مقبول عام فوک ڈانس چیرو اور سرلنکائے پیش کرکے حاضرین کا دل موہ لیا۔ مہمان خصوصی جناب اعجاز احمد خان نے ریاستی عوام کو ہندوستانی ثقافت کے ان رنگارنگ پہلوؤں سے متعارف کرانے پر کلچرل اکیڈیمی اور نارتھ زون سینٹر پٹیالہ کے رول کی بے حد سراہنا کی۔ ٹی آر شرما نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ رجنی اینھو نے نظامت کے فرائض انجام دیئے جبکہ ڈاکٹر امن نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ اس موقع پر جموں سب آفس کی کلچرل آفیسر شمیمہ اختر (ڈول وال) نے کلچرل اکیڈیمی کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔

اسی طرز کا ایک پروگرام 26 مارچ کو جموں کے ابھینو تھیٹر میں پیش ہوا جس میں ریاست کے پاور منسٹر رگزن جورا مہمان خصوصی تھے جنہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ثقافتی تفاعل اور تبادلے سے یگانگت اور بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے۔

لداخ میں دو روزہ سمینار

لداخی زبان کو فروغ دینے کے سلسلہ میں لداخی قلم کاروں اور سکالروں کی خدمات پر روشنی ڈالنے کی غرض سے کلچرل اکیڈیمی کے اہتمام سے 22 مارچ کو لیہہ میں دو روزہ سمینار منعقد ہوا۔ اس موقع پر لداخ پہاڑی ترقی کونسل کے چیف ایگزیکٹو جناب سرینگ دورجے مہمان خصوصی تھے جبکہ لداخ اور کرگل سے وابستہ پچاس سے زائد ادیبوں اور سکالروں نے اس سمینار میں شرکت کی۔ اپنے افتتاحی خطبے میں جناب دورجے نے کہا کہ پچاس برسوں میں لداخی سکالروں، دانشوروں اور شاعروں کی کاوشوں سے لداخی زبان کو زبردست فروغ حاصل ہوا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ لداخ ثقافت کے اعتبار سے باثروت ہے اور لداخی سکالروں کی وجہ سے یہاں کا فن، ثقافت، رسم الخط اور زبان اپنی اصلی صورت میں موجود ہیں۔ انہوں نے لداخی زبان کو ملک کے آٹھویں شیڈول میں شامل کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ اس سے قبل کلچرل اکیڈیمی کے لداخ سب آفس کے ایڈیٹر اور ہیڈ نوانگ سیرنگ نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ کلچرل اکیڈیمی نے اس خطے میں فن، ثقافت اور ادب کو فروغ دینے کیلئے ایک موزون پلیٹ فارم میسر کیا ہے اور یہ کہ اکیڈیمی یہاں کے قلمکاروں اور سکالروں کی حوصلہ افزائی کیلئے وعدہ بند ہے۔ اس سمینار میں معروف ادیب کے تھپسن پلدان نے لداخی زبان کے گذشتہ پچاس برسوں کے احوال پر ایک مقالہ پیش کیا جبکہ جمیانگ لیگسن نے لداخی زبان کے نئے رجحانات کے موضوع پر اپنا پرچہ پڑھا۔ سیوانگ ریگزن نے لداخی میں شاعری جبکہ گے گونچک وانگیال نے جدید لداخی شاعری کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ نامور سکالر ڈاکٹر کوشل نے بھی اس موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

جموں میں کشمیری مشاعرہ



25 فروری کو ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے اہتمام سے جموں کے کے ایل سہگل ہال میں ایک کشمیری مشاعرہ منعقد ہوا۔ مشاعرے کی صدارت بشیر بدرواہی نے کی جبکہ ایوان صدارت میں ان کے ہمراہ ارجن دیو مجبور اور کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی بھی موجود تھے۔ اس محفل سخن میں شریک ہونے والے شعراء کی زیادہ تعداد ان کی تھی جو پنڈت برادری سے تعلق رکھتے ہیں اور جنہوں نے 1990ء میں یا اس کے بعد اپنے وطن عزیز کو نہایت بے دلی سے خیر باد کہا ہے۔ لہٰذا اس مجلس کو کشمیر کے مخلوط تہذیبی اقدار کی ایک بازیافت کی علامت قرار دیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ زیادہ تر تخلیقات میں ہجرت کا درد اور حالات کی ستم ظریفی کے ساتھ ساتھ اپنی تہذیب اور اپنے عزیزوں سے بچھڑنے کے نتیجے میں ناسٹلجیا صاف طور پر نظر آ رہا تھا۔ جن شعراء نے اس مشاعرے میں شرکت کی ان میں پیارے ہتاش، موہن لال آش، موتی لال معروف، جواہر لال سرور، مکھن لال کنول سوپوری، شہناز رشید، رتن لال جوہر، شریمتی بملا رینہ، برج ہالی، موہن لال وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ مشاعرے کی نظامت کے فرائض ایڈیٹر شیرازہ کشمیری ظفر مظفر نے انجام دیئے جبکہ ایڈیٹر کاڈینیشن مجید عاصمی نے مہمانوں کا استقبال کیا۔

ایک روزہ پنجابی کانفرنس

ریاستی کلچرل اکیڈیمی اور پنجابی ساہتیہ سنگم کے باہمی اشتراک سے 29 مارچ کو جموں کے کے ایل سہگل ہال میں ایک روزہ پنجابی رایٹرس کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کی افتتاحی تقریب پر رکن قانون سازیہ اور گوردوارا بورڈ کے صدر جناب ٹی ایس وزیر مہمان خصوصی تھے جبکہ صدر شعبہ پنجابی جموں یونیورسٹی ڈاکٹر اپدیش کور کے علاوہ اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی ایوان صدارت میں موجود تھے۔ اس کانفرنس میں نامور قلمکار راجپال سنگھ مستانہ کی کتاب ''خونی پیرہن'' کی رسم رونمائی معروف شاعر اور ادیب جناب پرتپال سنگھ بیتاب کے ہاتھوں انجام پائی۔ جناب کنول کشمیری کی صدارت میں محفل مقالہ منعقد ہوئی، جس میں جیوتی مہاجن اور جنگ سنگھ کیرتی نے مقالات پڑھے جبکہ محفل افسانہ میں دیدار سنگھ، چاند دیپیکا اور گردیپ کور نے افسانے پیش کئے۔ آخر پر ایک محفل سخن آراستہ ہوئی، جس میں راجپال سنگھ مستانہ، ہردیال سنگھ رہبر، کے کے شاکر، ایودھیا نیر گلجیت غزل، شمع کھنہ، بھوپندر سنگھ بھارگو، شمیر سنگھ چوہالوی، نرمل سنگھ گوبند پوری، دیپک آرسی، انیرودھ کپل، سورج رتن، امر سنگھ ٹکا، سلاکھن خان، دیش راج دانش نے اپنا کلام پڑھا۔

ارچنا جلالی کی عزت افزائی



ریاست کی معروف گلوکارہ ارچنا جلالی کے اعزاز میں جموں کے کے ایل سہگل ہال میں 26 فروری کو ایک تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی صدارت جناب محمد یوسف ٹینگ نے کی جبکہ ایڈیشنل ڈائریکٹر پولیس جناب کلدیپ کھوڈا مہمان خصوصی تھے۔ سیکریٹری اکیڈیمی ڈاکٹر رفیق مسعودی نے ارچنا جلالی کی فنکارانہ صلاحیتوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس فنکارہ نے اپنی بے مثال فنی صلاحیتوں سے کشمیری، ڈوگری، اُردو، پنجابی اور ہندی زبانوں کی بہت خدمت کی ہے۔ اپنی صدارتی تقریر میں جناب محمد یوسف ٹینگ نے کہا کہ ارچنا جلالی نے کشمیری زبان کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانے کے سلسلے میں قابل قدر کارنامہ انجام دیا ہے۔ جناب کلدیپ کھوڈا نے ارچنا جلالی جیسے فنکاروں کی عزت افزائی کے لئے اکیڈیمی کی سراہنا کی۔ ایڈیشنل سیکریٹری ٹی آر شرما نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جبکہ نظامت کے فرائض ایڈیٹر شیرازہ اردو محمد اشرف ٹاک نے انجام دیئے۔ اس موقعہ پر اکیڈیمی کی طرف سے اعزاز کے طور پر ارچنا جلالی کو ایک کشمیری شال کے علاوہ مومنٹو بھی پیش کیا گیا۔

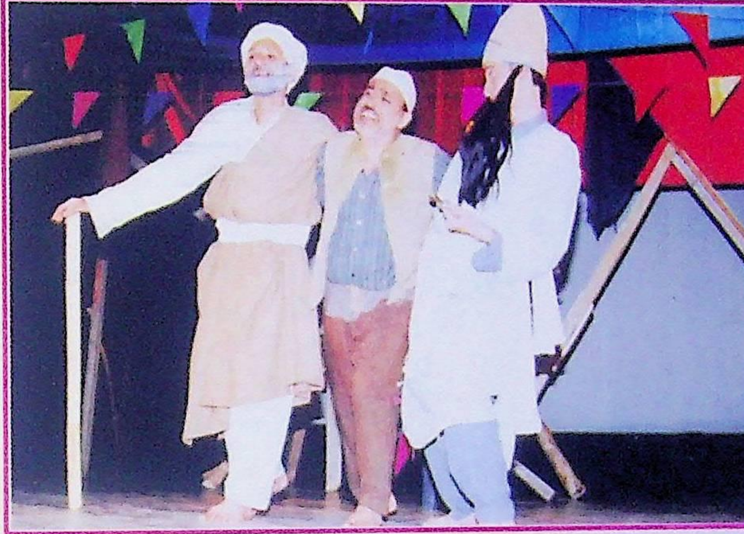
ابھرتے ہوئے گلوکار کی عزت افزائی

4 مارچ کو کلچرل اکیڈیمی اور نمی ڈوگری سنستھا کے باہمی اشتراک سے ایک تقریب منعقد ہوئی، جس میں ریاست کے ایک اُبھرتے ہوئے گلوکار راہل بھگت کی عزت افزائی کی گئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ غیر معمولی فنی صلاحیتوں کے مالک اس اُبھرتے ہوئے گلوکار نے حال ہی میں ایک کُل ہند مقابلے میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی۔ کشمیر ٹائمز گروپ آف پبلیکیشنز کے چیئرمین وید بھسین اس تقریب کے خاص مہمان تھے جبکہ کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی مہمان ذی وقار کی حیثیت میں موجود تھے۔ اس تقریب کی صدارت اُردو زبان کے معروف افسانہ نگار جناب شیام سندر آنند لہرنے کی۔ نمی ڈوگری سنستھا کے صدر جناب ہریش کیلہ بھی ایوان صدارت میں موجود تھے۔ تقریب کے آغاز میں نامور ڈوگری شاعر جناب بھشن سنگھ دردی نے راہل بھگت کی حیات اور ان کے کارناموں سے حاضرین کو واقف کرایا۔ اس موقعہ پر بولتے ہوئے جناب وید بھسین نے ایک نوجوان اور اُبھرتے ہوئے فنکار کی حوصلہ افزائی کرنے کیلئے کلچرل اکیڈیمی اور نمی ڈوگری سنستھا کو مبارکباد دی۔ سیکریٹری اکیڈیمی ڈاکٹر مسعودی نے یقین دلایا کہ نوجوان کے ہنر کو تلاش کر کے اسے منظر عام پر لانے کے لئے کلچرل اکیڈیمی کمربستہ ہے۔

☆☆☆

کشمیر تھیٹر فیسٹیول 2006/2007ء کا مرحلہ دوم

ریاستی کلچرل اکیڈمی کے ڈویژنل آفس کے زیر اہتمام 22 مارچ سے کشمیر تھیٹر فیسٹیول 2006/07ء کے مرحلہ دوم کا آغاز ہوا۔ اس تھیٹر فیسٹیول کا پہلا مرحلہ نومبر/دسمبر 2006ء میں منعقد ہوا۔ مرحلہ دوم کا افتتاح دوردرشن کیندر سرینگر کی ڈائریکٹر شہزادی سائمن نے کیا جبکہ ریڈیو کشمیر سرینگر کے سابق ڈائریکٹر چودھری غلام حسن ضیاء مہمانِ ذی وقار کی حیثیت میں موجود تھے۔



محترمہ شہزادی سائمن نے کہا کہ ریاستی کلچرل اکیڈمی نے جس طرح موسم سرما میں اپنی تمدنی سرگرمیوں کو جاری رکھا اس پر ساری قوم کو ناز ہونا چاہیے۔ اُنہوں نے اکیڈمی کے موجودہ انتظامیہ کے فعال کردار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ کلچر کے اعتبار سے اس اہم ادارے پر ایک قومی فریضہ عائد ہوتا ہے۔ اس موقع پر بولتے ہوئے سیکریٹری اکیڈمی ڈاکٹر رفیق مسعودی نے کہا کہ کلچرل اکیڈمی دیگر فنون کے ساتھ ساتھ تھیٹر کو فروغ دینے کے سلسلے میں وعدہ بند ہے۔ اُنہوں نے اعلان کیا کہ تھیٹر سے وابستہ بین الاقوامی شہرت یافتہ شخصیت محترمہ نادرہ ببر کی سربراہی میں عنقریب ہی ڈراما ورک شاپ منعقد ہوگا۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ مستقبل قریب میں National School of Drama کی طرف سے جموں و کشمیر کے سربرآوردہ ڈائریکٹروں کے پانچ ڈراموں پر مشتمل ایک تھیٹر فیسٹیول منعقد ہونے والا ہے۔ اس سے قبل مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے ایڈیشنل سیکریٹری ظفر اقبال منہاس نے کہا کہ ڈراما فیسٹیول کے پہلے مرحلے کی کامیابی کا سہرا ڈراما سے وابستہ ان شخصیات اور شائقین کے سر بندھتا ہے جنہوں نے ہمیں ہر طرح کا تعاون فراہم کیا۔ ڈراما فیسٹیول کے مرحلہ دوم میں چار ڈرامے دکھائے گئے جن کی تفصیل یوں ہے:

(۱)......بازروِ چھے تماشا (کشمیری)
مانسبل ڈرا ٹکس، صفا پورہ
ہدایت: بلشار نسیم

(۲)......ترنو (کشمیری)
مراز کلچرل اینڈ آرٹ سینٹر، شاہ آباد ڈورو
تحریر: ایم ایل کیمو۔ ہدایت: پدم کول

(۳)......جلوس (کشمیری) ہمدرد ایجوکیشنل سوسائٹی، نائد کھے۔
ہدایت: ایم اے میر

(۴)......جیندا (پہاڑی) پہاڑی کلچرل کلب ٹنگڈار کرناہ
تحریر: عبدالرشید لون۔ ہدایت: عبدالرشید قریشی

معنیاں دا چھہا کی رسم رونمائی

24 فروری کو کے ایل سہگل ہال جموں میں ریاستی کلچرل اکیڈمی اور ڈوگری سنستھا کے اشتراک سے ڈوگری زبان کے نامور شاعر اندر جیت کیسر کے شعری مجموعہ "معنیاں داچھہا" کی رسم رونمائی فائنانشل کمشنر ہوم بی آر کنڈل نے انجام دی۔ اس موقعہ پر میونسپل کمشنر جموں ونود کمار شرما کے علاوہ ڈوگری سنستھا کے صدر پروفیسر للت مگوترا بھی موجود تھے

اپنی تقریر میں جناب کنڈل نے ڈوگری زبان کی ترقی اور ترویج کے لئے ایک منظم تحریک چلانے پر زور دیا۔ ڈاکٹر رفیق مسعودی نے کلچرل اکیڈمی کی اس پالیسی کی وضاحت کی جو مختلف زبانوں کی ترقی کے لئے وضع کی گئی ہے۔ اس موقعہ پر ڈاکٹر ششی پٹھانیہ نے اندر جیت کیسر کی حیات اور ان کے ادبی کارناموں پر ایک مقالہ پڑھا۔

پروفیسر سیف الدین سوز نے انعامات تقسیم کئے



ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے ڈویژنل آفس کے زیر اہتمام تھیٹر فیسٹیول کا پہلا مرحلہ نومبر، دسمبر 2006ء میں منعقد ہوا۔ اس فیسٹیول میں دکھائے جانے والے ڈراماؤں پر انعامات دینے کی غرض سے 24 مارچ 2007ء کو ایک عظیم الشان تقریب منعقد ہوئی، جس کے مہمان خصوصی مرکزی وزیر برائے آبی وسائل پروفیسر سوز تھے جنھوں نے فنکاروں میں انعامات تقسیم کئے۔ پروفیسر سوز نے اپنی تقریر میں ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے ان اقدامات کو سراہا جو ڈراما کے احیاء نو کے لئے اُٹھائے جارہے ہیں۔ اس موقع پر سیکریٹری اکیڈیمی ڈاکٹر رفیق مسعودی اور ایڈیشنل سیکریٹری ظفر اقبال منہاس کے علاوہ تھیٹر سے وابستہ معروف شخصیات بھی موجود تھیں۔

جن فنکاروں کو اعزازت عطا ہوئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱......بہترین پروڈکشن کے لئے آزاد ڈراماٹک کلب کو ڈراما "ہتہ ہنڈول" کے لئے پہلا انعام۔

۲......بہترین پروڈکشن کے لئے انڈین تھیٹر ایلائنس کو ڈراما "ایک پوٹلی ارمانوں کی" کے لئے دوسرا انعام۔

۳......بہترین ہدایت کاری کے لئے ریشی راشد کو ڈراما "ہتہ ہنڈول" کے لئے پہلا انعام

۴......بہترین سٹیٹ ڈیزائننگ کیلئے "ایک پوٹلی ارمانوں کی" کو پہلا انعام۔

۵......بہترین موسیقی کے لئے ڈراما "ہتہ ہنڈول" کو پہلا انعام۔

۶......بہترین کاسٹومز کے لئے "ڈرامادرشن دائر" کو پہلا انعام۔

۷......بہترین میک اَپ کیلئے ڈراما "ایک پوٹلی ارمانوں کو" پہلا انعام۔

۸......مردوں کے لئے بہترین اداکاری کا پہلا انعام غلام قادر لون، دوسرا عادل فاروق جبکہ عورتوں کے لئے پہلا انعام پروینہ اختر اور دوسرا شاہدہ علوی کو ملا۔ بہترین چائلڈ آرٹسٹ کا انعام ماسٹر میلادلون کو عطا ہوا اس کے علاوہ حوصلہ افزائی کے طور پر ہدایت کاری کے لئے مشتاق علی خان، کاسٹیوم کے لئے ایک پوٹلی ارمانوں کی، میک اَپ کے لئے درشن دار، سٹیٹ ڈیزائننگ کے لئے منتن لچھ پانز کو انعامات سے نوازا گیا۔

وجے سوری کے ناول کی رسم رونمائی

مارچ کے پہلے ہفتے میں ریاستی کلچرل اکیڈیمی، وجے سوری فاونڈیشن اور رساجاودانی میموریل لٹریٹری سوسائٹی کے باہمی اشتراک سے ایک پُر وقار تقریب منعقد ہوئی، جس میں ریاست کے معروف براڈ کاسٹر، تھیٹر آرٹسٹ، صحافی، ڈراما اور افسانہ نگار آنجہانی وجے سوری کے ناول "ایک ناؤ کاغذ" کے دوسرے ایڈیشن کی رسم رونمائی انجام پائی۔ تقریب کی صدارت جناب وید بھسین نے کی جبکہ رسم رونمائی ریاست کے وزیر برائے پنچایت اور دیہی ترقی جناب جگل کشور کے ہاتھوں ہوئی۔ اس موقعہ پر سربرآردہ ادیب پروفیسر ظہور الدین کے علاوہ معروف افسانہ نگار جناب دیپک بدکی نے وجے سوری کے ادبی کارناموں پر روشنی ڈالی۔ اپنی تقریر میں کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری نے وجے سوری کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے تئیں ان کی بے پناہ خدمات کا خلاصہ کیا۔ اس موقعہ پر ممتاز دانشور اور صحافی بلراج پوری نے بھی وجے سوری کے ادبی کارناموں کا ذکر کیا۔ آخر پر وجے سوری فاونڈیشن کے جنرل سیکریٹری ووک سوری نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

☆☆☆

گوا کے فنکاروں نے رنگا رنگ پروگرام پیش کئے



ریاستی کلچرل اکیڈیمی اور سنگیت ناٹک اکادمی نئی دہلی کے باہمی اشتراک سے بین الریاستی ثقافتی تبادلے کی سکیم کے تحت گوا کے ایک کلچرل گروپ نے ریاست میں اپنے پانچ روزہ قیام کے دوران مختلف مقامات پر کلچرل پروگرام پیش کئے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل فروری کے تیسرے ہفتے میں ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے ایک ٹروپ نے گوا میں مختلف مقامات پر پروگرام پیش کئے تھے۔ چنانچہ بین الریاستی ثقافتی تبادلے کی سکیم کے تحت گوا کے فنکاروں نے 16 مارچ سے 20 مارچ تک ریاست کے مختلف مقامات پر اپنے فن کا مظاہرہ کر کے ثقافتی رشتوں کو مزید مضبوط کرنے کی راہیں ہموار کیں۔

16 مارچ کو اس کلچرل گروپ سے منسلک فنکاروں نے دھینڈے کلاں رنبیر سنگھ پورہ جموں کے نیو گاندھی میموریل کالج آف ایجوکیشن میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی کالج کے چیئرمین جناب سنیل مہاجن تھے جنہوں نے دور دراز علاقوں میں ایسے تمدنی پروگرام منعقد کرانے کے لئے اکیڈیمی کی تعریف کرتے ہوئے اُمید ظاہر کی کہ مستقبل میں بھی ایسی تقریبات منعقد کی جائیں گی۔ اکیڈیمی کے سکریٹری نے اس موقع پر بولتے ہوئے کہا کہ قومی یکجہتی کو مضبوط بنانے کی غرض سے بین الریاستی ثقافتی تبادلے کی سکیم کے تحت مختلف ریاستوں سے ایسے کلچرل گروپوں کو مدعو کیا جارہا ہے۔

17 مارچ کو اس کلچرل ٹروپ سے وابستہ فنکاروں نے بنی (کٹھوعہ) کے دور دراز علاقے میں اپنے فن کے مظاہرے سے حاضرین کا دل موہ لیا۔ 18 مارچ کو ان فنکاروں نے گھڑی ادھمپورہ میں ایک رنگا رنگ پروگرام پیش کیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی ضلع کے اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر وریندر سلاتھیا تھے جبکہ صدارت ایڈیشنل ایس پی انیل منگوترا نے کی۔ 19 مارچ کو ابھینو تھیٹر جموں میں اسی نوعیت کی ایک محفل آراستہ ہوئی۔ اس موقع پر ریاست کے وزیر برائے صحت اور طبی تعلیم جناب پنڈت منگت رام شرما مہمان خصوصی تھے، جنہوں نے مہمان فنکاروں کو شال پیش کئے۔ 20 مارچ کو مہمان فنکاروں نے زنانہ کالج گاندھی نگر جموں میں اپنے فن کا مظاہرہ کر کے حاضرین کا دل موہ لیا۔ اس تقریب کی صدارت ریاست کے وزیر مملکت برائے اعلیٰ تعلیم جناب اعجاز احمد خان نے کی، جنہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہندوستان اپنے قدیم ثقافتی ورثے اور تہذیب کی بناء پر ممتاز ملک ہے اور یہ ثقافتی ورثہ اور تہذیب مختلف مذاہب اور طبقات پر مشتمل ہے جو کثرت میں وحدت، مذہبی رواداری اور اخوت کی بے نظیر مثال پیش کرتا ہے۔ فنون کے ذریعہ قومی یکجہتی کو فروغ دینے کا ذکر کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ بین الریاستی ثقافتی تبادلے سے اسے مزید تقویت حاصل ہوگی۔ اس تقریب میں ڈائریکٹر کالجز جناب پروفیسر این ڈی وانی، پروفیسر وینا گپتا اور ٹی آر شرما کے علاوہ دوسری سرکردہ شخصیات موجود تھیں۔ یہ کلچرل گروپ ڈائریکٹوریٹ آف آرٹ اینڈ کلچر حکومت گوا کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔

☆☆☆

سید اقبال ملنگامی کے اعزاز میں تقاریب



سنگیت ناٹک اکادمی نئی دہلی کا سال 2006ء کا سب سے اعلیٰ انعام پانے پر کلچرل اکیڈیمی کے اہتمام سے 5 مارچ کو جناب اقبال ملنگامی کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ جناب اقبال ملنگامی کا تعلق ریاستی کلچرل اکیڈیمی سے ہے اور وہ شعبۂ پہاڑی کے ایڈیٹر ہیں۔ فوک موسیقی میں ان کی خدمات کے اعتراف میں سنگیت ناٹک اکادمی نئی دہلی نے انہیں سال 2006ء کے لئے اس میدان کے سب سے اعلیٰ انعام سے نوازا۔

ڈاکٹر رفیق مسعودی نے اس اعزاز کو پوری کلچرل اکیڈیمی کے لئے باعث فخر و امتیاز قرار دیا۔ اس موقعہ پر ڈاکٹر مسعودی اور ایڈیشنل سیکریٹری ٹی آر شرما نے جناب اقبال ملنگامی کو گلدستے پیش کئے۔ اسی طرح کی ایک تقریب انسٹی ٹیوٹ آف میوزک اینڈ فائن آرٹس جموں میں منعقد ہوئی، جس میں سید اقبال ملنگامی کی عزت افزائی کی گئی۔ اس موقعہ پر کلچرل اکیڈیمی کے سیکریٹری کے علاوہ ایڈیشنل سیکریٹری ٹی آر شرما، معروف ماہر تعلیم ونیا ہنڈا اور پرنسپل IMFA محترمہ سوتیا بخشی بھی موجود تھیں۔ اس تقریب میں انسٹی ٹیوٹ سے وابستہ گلوکاروں نے محفل موسیقی آراستہ کی۔

☆☆☆

جارکھنڈ کے کلچرل گروپ نے صوبہ جموں میں روایتی رقص سے لوگوں کو محظوظ کیا

بین الریاستی ثقافتی تبادلے کی سکیم کے تحت ریاست جارکھنڈ سے آئے ہوئے کلچرل گروپ نے 17 مارچ سے 22 مارچ تک جموں شہر اور دور دراز علاقوں میں اپنی ریاست کے روایتی رقص اور دیگر تمدنی مظاہر سے لوگوں کے دل لوٹ لئے۔ اس سے قبل فروری کے آخری ہفتے میں ریاستی کلچرل اکیڈیمی کی طرف سے ایک کلچرل گروپ جارکھنڈ کے مختلف علاقوں میں اپنے فن کا مظاہرہ کر چکا تھا۔ جارکھنڈ کے فنکاروں نے 17 مارچ کو رنگ پورہ ملانیہ (رنبیر سنگھ پورہ) کے مہاراجہ سورج مل انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن میں فوک ڈانس اور نغمے پیش کئے۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی رکن پارلیمان جناب ترلوک سنگھ باجوا تھے، جنہوں نے کلچرل اکیڈیمی اور جارکھنڈ کے فنکاروں کا اتنے دور دراز علاقے میں ایسی رنگا رنگ



تقریب منعقد کرنے کیلئے سراہنا کی۔ 18 مارچ کو ان فنکاروں نے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سندربنی میں اسی طرز کا پروگرام پیش کیا جبکہ 19 مارچ کو بابا غلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی راجوری میں اس کلچرل گروپ نے حاضرین کا دل لوٹ لیا۔ 20 مارچ کو راجوری میں اسی طرز کی ایک تقریب منعقد ہوئی۔ 22 مارچ کو ان فنکاروں نے جموں کے ابھینو تھیٹر میں لوک رقص اور گیت پیش کر کے دھوم مچائی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی معروف اُردو شاعر پرتپال سنگھ بیتاب تھے۔ کلچرل گروپ سے وابستہ فنکاروں نے جموں کے ساتھ اپنی محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مستقبل میں پھر سے اہل جموں کو محظوظ کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

☆☆☆

ورلڈ تھیٹر ڈے پر "الھڑ گولی ویر سپاہی" دکھایا گیا



27 مارچ کو ہر سال دنیا کے طول وعرض میں ورلڈ تھیٹر ڈے منایا جاتا ہے۔اس سلسلے میں منائی جانے والی تقریبات کا ایک خاص مقصد شہری اور صوبائی تھیٹروں کو قریب لاکر ان کو انسان دوستی اور باہمی تعاون کے جذبے سے معمور کرنا ہے۔اس اعتبار سے یہ دن کافی اہمیت کا حامل ہے۔1961ء میں ہیل سنکی (Helsinki) اور پھر وی یانا (Vienna) میں منعقدہ انٹرنیشنل تھیٹر انسٹی ٹیوٹ کی نویں بین الاقوامی کانفرنس کے موقعہ پر اس کے صدر مسٹر آروی کی وی ما (Ari Kivima) نے اس تنظیم کے فلانڈی مرکز (Finnish centre) کی ایماء پر ورلڈ تھیٹر ڈے منانے کی تجویز پیش کی، جس کی تائید اسکینڈی نیویائی مرکز نے کی۔انٹرنیشنل تھیٹر کا قیام 1918ء میں تعلیم، سائنس اور ثقافت سے متعلق بین الاقوامی تنظیم UNSCO اور تھیٹر سے وابستہ معروف شخصیات نے عمل میں لایا۔یہ ادارہ نہ صرف اداکاری کے میدان میں زبانوں اور ہنر کے بین الاقوامی تبادلے کو فروغ دیتا ہے بلکہ تھیٹر سے وابستہ لوگوں کو تخلیق اور آپسی تعاون کی تحریک بھی بخشتا ہے۔یہ تنظیم یونسکو کے اعلیٰ مقاصد کی تکمیل میں اپنا اہم رول ادا کرتی ہے۔چنانچہ ورلڈ تھیٹر ڈے منانے کا اصلی مقصد تخلیق فن کی طرف عوامی رائے کو بیدار کرنے اور باہمی افہام وتفہیم کو فروغ دیکر انسان دوستی کے رشتوں کو مضبوط کرنا ہے۔

27 مارچ کو ریاستی کلچرل اکیڈیمی کی طرف سے جموں کے ابھینو تھیٹر میں ایک فقید المثال ڈراما پیش کیا گیا۔الھڑ گولی ویر سپاہی نام کا یہ ڈراما ایک افسانہ محبت ہے جو ایک ڈوگری داستان پر مبنی ہے۔اس ڈراما کو ریاست کے معروف فنکار این ڈی جموال نے تحریر کیا ہے اور اس کی ہدایت کلچرل اکیڈیمی کے ڈراما انسٹرکٹر اور تھیٹر کی معروف شخصیت ڈاکٹر سدھیر مہاجن نے دی۔مجموعی طور پر ماہرین نے اس ڈراما کو کلچرل اکیڈیمی کی ایک بامعنی پیش کش قرار دیتے ہوئے اسے اکیڈیمی کی سرگرمیوں میں ایک اضافے سے تعبیر کیا۔اس ڈرامے کے مرکزی کردار انیل تکو، پنکج شرما، سیما راجپوت اور سنجیو گپتا تھے، جن کی اداکاری کو کافی سراہا گیا۔نوین شرما نے ایک بار پھر پلے بیک سنگر کی حیثیت سے اپنا لوہا منوایا۔

ڈوڈہ میں گوجری کانفرنس

ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے زیر اہتمام 18 مارچ کو ڈوڈہ کے گجر بکروال ہوسٹل میں ایک روزہ گوجری کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں سربرآوردہ ادیبوں اور شاعروں نے شرکت کی۔کانفرنس کی صدارت صوفی شاعر ہاشم دین نے کی جبکہ معروف گوجری قلم کار خاقان سجاد مہمان خصوصی تھے۔کانفرنس میں گوجری زبان و ادب کے فروغ کے لئے اُٹھائے جانے والے اقدامات پر غور وخوض کیا گیا۔اس موقع پر محمد منشا خاکی نے استقبالیہ خطبے میں کلچرل اکیڈیمی کے گوجری سیکشن کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔چودھری خاقان سجاد اور جان محمد حکیم نے ضلع ڈوڈہ کے گوجری شاعروں کی اس زبان کے تئیں خدمات پر پُر مغز مقالے پیش کئے۔کانفرنس میں بزم شعر کے علاوہ محفل موسیقی بھی منعقد ہوئی۔مشاعرے میں علاقے کے معروف شعراء نے حصہ لیا جبکہ فوک موسیقی کا پروگرام چودھری بشیر احمد مستانہ اور ان کے ساتھیوں طالب حسین اینڈ پارٹی اور محمد یوسف نے پیش کیا۔چودھری خاقان سجاد نے اس کانفرنس کے انعقاد پر کلچرل اکیڈیمی کو مبارکباد دی۔کلچرل آفیسر فرید احمد فریدی نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

☆☆☆

چمن لال چمن کو خراج عقیدت پیش کیا گیا

آنجہانی چمن لال چمن کو قدرت نے بہت سی امتیازی خصوصیات سے نوازا تھا۔ ان کی شخصیت کا ایک خوشگوار پہلو یہ بھی تھا کہ انہیں حسن فطرت سے زبردست محبت تھی اور وہ اسے محفوظ رکھنے کے لئے تاعمر کوشاں رہے۔ وہ ایک ایسے نظریئے کے حامل تھے جس کی رُو سے کسی فرد یا معاشرے کی ترقی وافزائش میں بنیادی حیثیت ماحول کو حاصل ہے۔ اس کے علاوہ وہ ایک صاحب فکر شاعر اور ادیب بھی تھے۔ انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کی غرض سے 17 مارچ کو کلچرل اکیڈیمی اور نئی ڈوگری سنستھا کے باہمی اشتراک سے جموں میں ایک تقریب منعقد ہوئی، جس کے مہمان خصوصی جناب محمد یوسف ٹینگ تھے جبکہ ڈوگری زبان کے نامور شاعر موہن سنگھ مہمان ذی وقار تھے۔ اس موقع پر اکیڈیمی کے سکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی، معروف کارٹونسٹ اور شاعر جناب وجے پوری اور جناب ہریش کیلہ بھی موجود تھے۔ شیام لال رینہ نے چمن لال چمن کی حیات اور ان کے کارناموں پر ایک سیر حاصل مقالہ پیش کیا، جس میں آنجہانی کو ماحولیاتی تحفظ کے لئے ایک تحریک قرار دیا گیا۔ اکیڈیمی کے سکریٹری نے اپنی تقریر میں چمن لال چمن کو ایک کہنہ مشق شاعر اور ماحولیات کا دوست قرار دیا۔ جناب موہن سنگھ نے کہا کہ بچوں میں ماحولیاتی تحفظ کی جو تحریک آنجہانی نے پیدا کی اسے کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ جناب محمد یوسف ٹینگ نے خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ فطرت کو محفوظ رکھنے کے لئے جس مشن کا آغاز چمن لال چمن نے کیا اسے ہر سطح پر آگے لے جانے کی ضرورت ہے۔

کھیمندر کی اہم تصنیف کا کشمیری ترجمہ

کشمیری تاریخ، ثقافت اور تمدن کے عالموں اور شیدائیوں کے لئے یہ خبر نہایت خوشگوار ہے کہ گیارہوں صدی عیسوی کے معروف سنسکرت سکالر کھیمندر کی اہم تصنیف ''سمیہ ماترکا'' کا کشمیری ترجمہ جلد ہی منظر عام پر آرہا ہے۔ نہایت اہم موضوع پر لکھی گئی اس کتاب کا ترجمہ کشمیری زبان کے نامور اور نوجوان قلمکار جناب کے کے لدھو نے کیا ہے، جنہوں نے کلچرل اکیڈیمی سے اس کتاب کی اشاعت کے لئے مالی معاونت طلب کی ہے۔ نستعلیق رسم الخط میں ترجمہ کی گئی اس کتاب کے منظر عام پر آنے سے قدیم علوم کی بازیافت کا ایک نیا باب کھلے گا۔ کھیمندر (990-1065ء) مہاراج اننت اور کلش کے ادوار میں علمی اور ادبی سرگرمیوں میں نہایت فعال تھا۔ اس کی پیدائش پٹن (قصبہ بارہمولہ) کے نزدیک ہوئی ہے اور اس کے نام پر کھیوندر گاؤں پٹن کے مضافات میں اب بھی واقع ہے۔ کھیمندر نے عظیم سکالروں، جن میں ابھنو گپت بھی شامل ہے، سے اکتساب فیض کیا ہے۔ یہ اعلیٰ پایہ کا اسکالر خاص کر ناٹیہ شاستر اور تاریخ میں ماہر تھا۔ اس کی مشہور کتاب ''نرپاولی'' کشمیر کی تاریخ پر مبنی ہے اور اس کتاب سے کلہن نے راج ترنگنی لکھتے وقت استفادہ کیا ہے، اب یہ کتاب نایاب ہے۔ کھیمندر رلگ بھگ چالیس کتابوں کا مصنف ہے۔ اس کی اہم کتابوں میں رامائن منجری، برہت منجری اور چتر بھارت شامل ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کھیمندر اپنی تصانیف کو مادری زبان میں پیش کرنے کا زبردست متمنی تھا لیکن مہاراج اننت نے اس کی اجازت نہ دی کیونکہ سنسکرت اس دور کی درباری زبان تھی، اس وجہ سے یہ ترجمہ خاصی اہمیت کا حامل ہے۔

☆☆☆

ریاسی میں سالانہ فوک تھیٹر فیسٹیول

ریاسی (جموں) میں 13 فروری 2007ء سے اکیڈمی کی جانب سے سالانہ تھیٹر فیسٹیول منعقد ہوا، جس میں چار فوک گروپوں نے اپنے ڈرامے پیش کئے۔ یہ سارے ڈرامے جوتی پورم کے کمیونٹی ہال میں دکھائے گئے۔

پہاڑی محفل مشاعرہ

ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے زیر اہتمام 8 جنوری کو اکیڈیمی کے سمینار ہال واقع لال منڈی سرینگر میں صوبائی سطح کے ایک پہاڑی مشاعرے کا انعقاد کیا گیا، جس میں کشمیر صوبے کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے پہاڑی زبان کے دو درجن سے زیادہ شعراء نے مدعو حاضرین کے سامنے اپنا کلام سنایا۔ محفل مشاعرہ کی صدارت پہاڑی زبان کے شاعر اور ادیب ڈاکٹر جہانگیر دانش نے کی۔ ان کے ساتھ ایوان صدارت میں دوردرشن کیندر سرینگر کے ڈپٹی ڈائریکٹر سلام الدین بجاڑ، فیروز الدین بیگ، چودھری اقبال عظیم، ایڈیشنل سیکریٹری کلچرل اکیڈیمی ظفر اقبال منہاس اور ڈپٹی سیکریٹری ڈاکٹر شفق سوپوری بھی موجود تھے۔ شعراء اور معزز مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے اکیڈیمی کے ایڈیشنل سیکریٹری ظفر اقبال منہاس نے کہا کہ آج کی تقریب اکیڈیمی کی طرف سے ریاست میں بولی جانے والی مختلف زبانوں کو فروغ دئے جانے کے سلسلے میں کئے جا رہے اقدامات کی ایک خاص کڑی ہے۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ اس طرح کی تقاریب کا دائرہ ضلع اور تحصیل سطح تک بڑھایا جا رہا ہے تاکہ ریاست خاص کر وادی کے دُور دراز علاقوں سے وابستہ ادیبوں، قلمکاروں اور شاعروں کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔ اُنہوں نے پہاڑی زبان و ادب کی ترقی کے سلسلے میں اکیڈیمی کی اشاعتی سرگرمیوں کا بھی تفصیل سے تذکرہ کیا۔ اس مشاعرے میں جن شعراء نے اپنا کلام پیش کیا ان میں ڈاکٹر جہانگیر دانش، حاجی فیروز الدین بیگ، محمد سرور ریحان، مجاہد مسعودی، لعل الدین مظلوم، ریحانہ عزیز اور پرویز مانوس شامل تھے۔ محفل مشاعرہ کی نظامت کے فرائض محمد ایوب نعیم نے انجام دیئے۔ آخر پر ڈاکٹر شفق سوپوری نے معزز مہمانوں اور میڈیا کا شکریہ ادا کیا۔

نیل مت پُران کا اُردو ترجمہ

سنسکرت زبان میں لکھی گئی کشمیر کے قدیم تاریخی، تمدنی، معاشرتی اور تہذیبی حالات جاننے کے لئے نیل مت پران ایک اہم حوالے کا درجہ رکھتی ہے۔ چھٹی سے آٹھویں صدی عیسوی کے درمیان تصنیف شدہ اس کتاب کا اردو ترجمہ ریاست کے معروف قلمکار ارجن دیو مجبور نے کیا ہے، جنہیں یہ کام کلچرل اکیڈیمی کی طرف سے تفویض کیا گیا تھا۔ تین سال کی محنت شاقہ کے بعد ترجمہ کار نے چار سو صفحات پر مشتمل مسودہ اکیڈیمی کے سپرد کیا، جو طباعت کے مراحل سے گزر رہا ہے۔ مترجم نے نہ صرف نیل پران کے ایک ہزار چار سو اشعار کا سنسکرت سے اردو میں ترجمہ کیا ہے بلکہ پران کے بارے میں تقریباً سو صفحات پر محیط تمہید بھی لکھی ہے۔ نیل مت پران 1453 اشعار پر مشتمل ہے اور اس کے ابتدائی حصے میں کشمیری کے اصلی باشندوں (ناگ، پشاج اور برہمن) کے طرز حیات، مذہب، رسم و رواج، تیوہار اور جغرافیہ کے بارے میں کافی معلومات فراہم ہیں۔

راجوری، پونچھ سرحدی اضلاع میں پہاڑی ادبی و تمدنی پروگرام

ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے پہاڑی شعبہ کی طرف سے فروری 2007ء میں سید اقبال ملنگامی کی سربراہی میں راجوری اور پونچھ اضلاع میں پہاڑی ادبی اور تمدنی پرگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ پروگراموں کے اس سلسلے میں 12 سے 20 فروری 2007ء تک بالترتیب ہمالین ایجوکیشن مشن راجوری، بابا غلام شاہ اکیڈیمی تھنہ منڈی، کانفرنس ہال پونچھ اور گرلز ہائر سکینڈری سکول مینڈھر میں مشاعروں اور افسانوں کی محفلوں کا انعقاد کیا گیا، جن میں مقامی شعرا اور کہانی کاروں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس کے علاوہ تعلیم گھر راجوری، گورنمنٹ گرلز ہائر سکینڈری سکول پلانگڑ، ہائی سکول اجوٹ پونچھ اور بوائز ہائر سکینڈری مینڈھر میں پہاڑی موسیقی کے پروگرام پیش کئے گئے، جن میں پرویز ملک، اشونی کمار شرما، ماسٹر کرتار چند، پردیپ کھنہ، کلبیر سنگھ انجانا، نجبے چمکیلا، سبھاش دتہ، محمد شفیق خان اور محمد رفیع وغیرہ نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا جبکہ مشاعروں اور محافل افسانہ میں ڈاکٹر صابر مرزا، خورشید بسمل، عارف اقبال ملک، شفیق عارش، حاجی ایوب شاہ، ڈاکٹر عبدالحق نعیمی، محمد بشیر شاد، محمد حسین بھٹی، نور محمد بھٹی، اشتیاق ملک، لیاقت نیر، خورشید کرمانی، جمال الدین جمال، نذیر حسین انس، بشارت حسین خان، امتیاز نسیم ہاشمی، جلال الدین جلالی، بابو نور محمد نور، گورشرن سنگھ گلشن، میر محمد میر، فضل کوثر، فضل شیخ، طاہر محمود، خلیل جوہر، شفیق نازکی، ذنفر کھوکر، رخسانہ ملک، روبینہ بھٹی، فرزانہ شاہین کے نام قابل ذکر ہیں۔

استاد تبت بقال کے یوم وصال پر تقریب

7 جنوری 2007ء کو تبت بقال منزل شاہ فیصل لین صورہ میں استاد تبت بقال کے یوم وصال کے سلسلے میں اکیڈیمی کی طرف سے ایک محفل موسیقی کا انعقاد کیا گیا' جس میں محمد عبداللہ ستاری اور ساتھیوں نے صوفیانہ موسیقی پیش کی۔ اس موقع پر سینکڑوں کی تعداد میں صوفیانہ موسیقی کے شائقین موجود تھے' جن مقررین نے تبت بقال مرحوم کے فن اور کارناموں پر روشنی ڈالی' ان میں مفتی اعظم کشمیر مولانا محمد بشیر الدین' پروفیسر رحمٰن راہی' قاضی محمد امین' سلام الدین بجاڑ اور اکیڈیمی کے ایڈیشنل سکریٹری ظفر اقبال منہاس شامل تھے۔

ستار احمد شاہد کی پہلی برسی

وادی کے ایک ممتاز قلمکار اور ماہر تعلیم مرحوم پروفیسر ستار احمد شاہد کی پہلی برسی کے موقع پر 24 مارچ کو ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے ڈویژنل آفس کشمیر واقع لال منڈی میں ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کی صدارت ایڈیشنل سکریٹری ظفر اقبال منہاس نے کی اور اس میں وادی کے کئی قلمکاروں' دانشوروں اور شاعروں نے شرکت کی۔ اس موقع پر مرحوم کی کشمیری زبان وادب کی تئیں خدمات کی سراہنا کرتے ہوئے انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

"بزم شیرازہ"

23 جنوری کو اکیڈیمی کے صدر دفتر واقع لال منڈی میں "بزم شیرازہ" کے نام کی ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی' جس کی صدارت پروفیسر رحمٰن راہی نے کی جبکہ اکیڈیمی کے ایڈیشنل سکریٹری ظفر اقبال منہاس اور چیف ایڈیٹر محترمہ شمیمہ اختر ایوان صدارت میں موجود تھے۔ اس تقریب میں جناب غلام نبی حلیم اور علی محمد نشتر نے اپنے افسانے سنائے جبکہ رشید روشن' ایوب صابر' دلبر وانیگامی اور دوست دلدار نے اپنی شعری تخلیقات پیش کیں۔ ان نثری اور شعری تخلیقات پر سیل حاصل بحث ہوئی۔ ایڈیشنل سکریٹری نے بزم شیرازہ کی تقریبات کا سلسلہ باضابطہ طور پر جاری رکھنے کا اعلان کیا۔ نظامت کے فرائض ایڈیٹر کشمیری ظفر مظفر نے انجام دیئے جبکہ مہمانوں کا شکریہ ڈپٹی سکریٹری ڈاکٹر شفق سوپوری نے ادا کیا۔

مانس منتھن کی رسم رونمائی

کلچرل اکیڈیمی اور نامی ڈوگری سنستھا کے باہمی اشتراک سے منعقدہ ایک تقریب میں 9 فروری کو ہندی کے ایک شاعر کی کتاب "مانس منتھن" کا اجراء ہوا۔ تقریب کے مہمان خصوصی ریاست کے گورنر جناب ایس کے سنہا تھے' جنھوں نے رسم رونمائی انجام دی۔ اس موقع پر کلچرل اکیڈیمی کے سکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی اور اردو زبان کے مشہور افسانہ نویس جناب شیام سندر آنند لہر مہمانانِ ذی وقار تھے۔

بسنت پنچھمی کے سلسلے میں تقریب

7 فروری کو بسنت پنچمی کی تقریبات کے سلسلے میں انسٹی چیوٹ آف میوزک اینڈ فائن آرٹس کی طرف سے موسیقی کی ایک محفل کے علاوہ مصوری کی نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ اس پروگرام کو ریاستی کلچرل اکیڈیمی نے سپانسر کیا تھا۔ پرنسپل سکریٹری ہائیر ایجوکیشن جناب اشوک انگورانا اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔ تقریب کی صدارت اکیڈیمی کے سکریٹری ڈاکٹر رفیق مسعودی نے جبکہ ایڈیشنل سکریٹری (جموں) ٹی آر شرما مہمان ذی وقار تھے۔

گونگوپلوامہ میں حسینیؑ مشاعرہ

ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے زیر اہتمام 12 فروری کو گونگو پلوامہ میں ایک حسینی مشاعرے کا انعقاد کیا گیا' جس کی صدارت سرکردہ شاعر اور ادیب جناب غلام نبی ناظر کولگامی نے کی۔ اس مشاعرے میں علاقہ پلوامہ کے 30 کے قریب شعراء نے حضرت امام حسینؑ عالی مقام اور ان کے رفقاء کے تئیں خراج عقیدت پیش کیا۔ ان شعراء میں صدر محفل کے علاوہ ایوب صابر' شہزادہ رفیق' غلام حسن مضراب' علی الیاس' علی محمد مضطر' بشیر احمد پروانہ' محمد امین نشاط' غلام محمد شوقین' محمد اشرف ناز' سحر عجمی وغیرہ شامل تھے۔

اسرارِ حیات کی رونمائی

ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے زیر اہتمام 26 مارچ کو فرستہ بل پانپور میں صوفی شاعر فقیر عبدالسلام میر کے شعری مجموعے "اسرار حیات" کی رسم رونمائی اکیڈیمی کی چیف ایڈیٹر محترم شمیمہ اختر کے ہاتھوں انجام پائی اس سے قبل وادی کے ایک سرکردہ شاعر عبدالاحد فرہاد نے مذکورہ کتاب پر تبصرہ پیش کیا۔ تقریب کی صدارت ڈاکٹر علی محمد مصدر نے کی اور نظامت کے فرائض اکیڈیمی کے ایڈیٹر شیرازہ کشمیری ظفر مظفر نے انجام دیئے۔

درگمولہ کپوارہ میں مشاعرہ

کلچرل اکیڈیمی اور کلچرل ٹرسٹ کپوارہ کے باہمی اشتراک سے 10 فروری کو شاہ ولی مقام درگمولہ کپوارہ میں ایک مشاعرہ کا انعقاد ہوا۔ اس مشاعرے میں علاقے سے وابستہ مقامی شعراء نے حاضرین کے سامنے اپنے کلام پیش کیا۔ مشاعرے کی صدارت محمد یوسف مشہور نے کی۔ اس موقع پر انفارمیشن فیلڈ پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ کے علاوہ ضلع انتظامیہ سے وابستہ دیگر افراد بھی موجود تھے۔ مقامی لوگوں نے اکیڈیمی کا دور دراز علاقوں میں ایسی تقریبات منعقد کرنے کی کوششوں کو بہت سراہا۔

اہگام پلوامہ میں محفل مشاعرہ

ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے اہتمام سے 22 جنوری کو اہگام پلوامہ کشمیر میں ایک محفل مشاعرہ منعقد ہوئی' جس میں پلوامہ کے دور افتادہ دیہات سے آئے ہوئے 20 کے قریب شعراء نے ایک عوامی اجتماع میں اپنا کلام پیش کیا۔ اس مشاعرے میں شمس سلیم' نذیر نراش' مختار مومن' قیوم نظر' سحر عجمی' اکبر بیتاب' پرویز احمد ڈار' محمد امین نشاط' میر عزیز' غلام محمد وغیرہ شعراء خاص طور پر شامل تھے۔

یوم جمہوریہ پر رنگارنگی تمدنی پروگرام

یوم جمہوریہ کی تقریبات کے سلسلے میں کلچرل اکیڈیمی کی طرف سے 26 جنوری کو سرینگر کے بخشی سٹیڈیم میں ایک رنگا رنگ ثقافتی پروگرام کا اہتمام کیا گیا' جس میں وادی کے مشہور فنکاروں نے اپنے فن کا مظاہرہ کر کے حاضرین کا دل موہ لیا۔ اسی طرح اکیڈیمی کے اہتمام سے کپوارہ' پلوامہ اور بڈگام کے صدر مقامات پر بھی پروگرام پیش ہوئے۔

حبیب اللہ نوشہری کے عرس پر محفل سماع

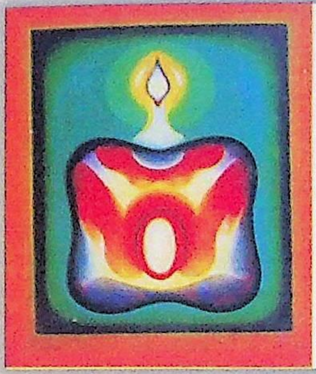
10 جنوری 2007 کو نوشہرہ کے مقام پر حضرت خواجہ حبیب اللہ جی نوشہریؒ کے سالانہ عرس کے موقع پر اکیڈیمی کی طرف سے ایک محفل سماع کا انعقاد ہوا' جس میں یوسف چراری اور ساتھیوں نے موسیقی پیش کی' اس موقع پر موسیقی کے شائقین اور حضرت خواجہ نوشہریؒ کے عقیدت مندوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔



ACADEMY

Academy Collections

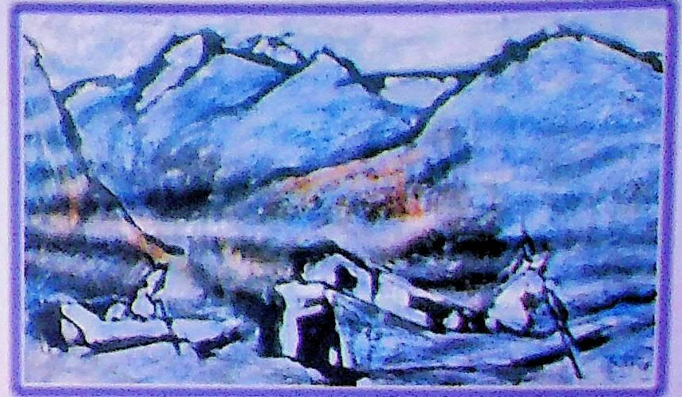
Modern Paintings



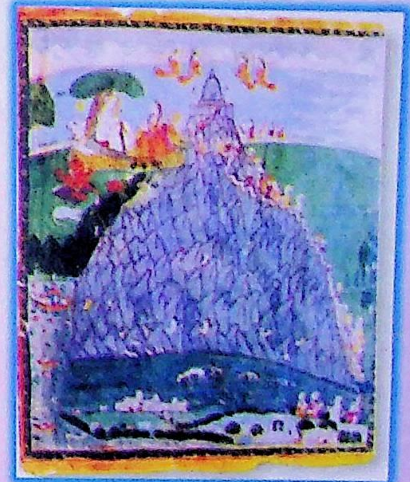
Painting by G. R. Santosh



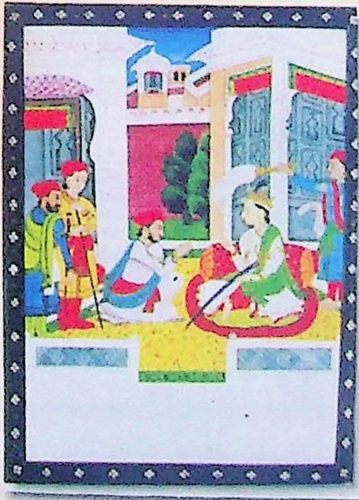
Painting by Jatin Das



Painting by M. F. Hussain



Shankar Acharya Hill (16th Century A. D)



Krishna in Court (19th Century A. D)



Painting by N. S. Bendre



Goddess Durga (18th Century A. D)



Goddess Vitasta (18th Century A. D.)

Published by:

J & K Academy of Art, Culture and Languages

کمپوزنگ وڈیزائننگ: بشیر احمد

تصاویر: غلام محی الدین

مطبع: میکاف آفسیٹ پرنٹرس، دہلی